Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدرٍ وَّاَنتُم اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian
www.alislam.org/badr

شمارہ 43

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

28 ذوالقعدہ 1432 ہجری قمری - 27 اخاء 1390 ہش - 27 اکتوبر 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہر وقف نو یاد رکھے کہ چاہے کچھ ہو وہ کسی بھی فیلڈ میں ہے اس نے اپنی تعلیم سے فارغ ہو کر اپنی خدمات کو پہلے جماعت کے لئے پیش کر دینا ہے۔ ایک واقف کا نیکی کا معیار دوسروں سے بلند ہونا چاہیئے۔

(واقفین نو کو اہم نصائح)

واقفین نو جرمنی کی کلاس میں بینن اور نائیجر میں ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل کے تحت جاری مختلف خدمات کا تذکرہ۔

حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب۔

واقفات نو (جرمنی) کی کلاس میں واقفات نو کو قرآنی احکامات پر عمل کرنے، پردہ اور حیا کے معیار کو بڑھانے سے متعلق اہم نصائح۔

واقفات نو کے مختلف سوالات کے جوابات۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

قسط: اوّل

19/جون بروز اتوار 2011ء

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

واقفین نو جرمنی کی کلاس

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح کے ہال میں تشریف لائے جہاں واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں جرمنی بھر کی جماعتوں سے اُن 240 واقفین نو نے شمولیت کی سعادت پائی جنہوں نے وکالت وقف نو کے جاری کردہ نصاب کے سالانہ امتحان میں جرمنی بھر میں بالترتیب 250 پوزیشنز حاصل کی تھیں۔ اس کلاس کا امسال کا موضوع افریقہ تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عبدالمنان سلام صاحب نے کی اور عزیزم انس احمد جاوید صاحب نے اردو ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں سفیر احمد انجم صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم نورالدین اشرف صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام ''احمدی اٹھ کہ وقت خدمت ہے'' خوش الحانی سے پیش کیا۔

بینن اور نائیجر کا تعارف

بعد ازاں عزیزم اظہر اقبال نے افریقہ کے دو ممالک بینن اور نائیجر کا تعارف پیش کیا اور بتایا کہ نائیجر (Niger) مغربی افریقہ کا ملک ہے۔ اس کے ہمسایہ ممالک میں نائیجیریا، بینن، بورکینا فاسو، الجیریا، لیبیا اور چاڈ شامل ہیں۔ نائیجر کا زیادہ تر علاقہ پہاڑوں اور صحرا پر مشتمل ہے۔ ''صحرائے اعظم'' کا کچھ حصہ نائیجر میں پایا جاتا ہے۔ نائیجر کا رقبہ بارہ لاکھ 70 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ اس کے مقابل پر جرمنی کا رقبہ تین لاکھ ستاون ہزار مربع کلومیٹر ہے یعنی چار دفعہ جرمنی نائیجر میں پورا آجاتا ہے۔ نائیجر کو کوئی سمندر نہیں لگتا۔

بینن (Benin) مغربی افریقہ کا ملک ہے جو کہ Gulf of Guinea پر واقع ہے۔ اس کے ہمسایہ ممالک میں ٹوگو، بورکینا فاسو، نائیجر اور نائیجیریا شامل ہیں۔ بینن نسبتاً چھوٹا ملک ہے جس کا رقبہ ایک لاکھ 12 ہزار 600 مربع کلومیٹر ہے۔ جرمنی بینن کی نسبت تین گنا بڑا ہے۔ بینن کی آبادی 9.5 ملین ہے۔ دارالحکومت Porto-Novo ہے۔ لیکن حکومتی ادارے زیادہ تر ساحلی شہر Cotonou میں واقع ہے۔

اس کے بعد ان دونوں ممالک کی قوموں اور زبانوں کے متعلق ایک مضمون عزیزم برّاق مشتاق نے پیش کیا اور بتایا کہ نائیجر میں 52 فیصد Hausa قوم پائی جاتی ہے۔ جس کے بعد Djerma قوم آتی ہے جن کی تعداد 23 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی اقوام بھی پائی جاتی ہیں۔ Hausa قوم کافی بڑی ہے جو مغربی اور وسطی افریقہ میں پائی جاتی ہے۔ اس قوم کی کُل تعداد 21 ملین ہے جبکہ نائیجر میں اس کی تعداد 6 ملین ہے۔

بینن میں تقریباً ساٹھ فیصد سے زائد قبیلے پائے جاتے ہیں اور تقریباً اتنی ہی زبانیں ہیں۔ آبادی کا ساٹھ فیصد EWE سے تعلق رکھتا ہے جس میں Fon, Atakora, Bariba اور Yoruba اقوام شامل ہیں۔ بینن کی دفتری زبان تو فرنچ ہے لیکن اس کے علاوہ بہت سی دوسری زبانیں بولی جاتی ہیں۔

عزیزم برّاق مشتاق نے ان ممالک میں خوراک کے حوالہ سے معلومات پیش کرتے ہوئے ایک سبزی Casava پیش کی۔ تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو Yaam ہے۔ Cassava پتلا ہوتا ہے۔ یہ Yaam بھی کھاتے ہیں۔ اس کو ابال کر، جس طرح تم Fish & Chips کھاتے ہو مرچوں کے ساتھ یا سالن کے ساتھ۔ اس طرح چپس تل کے بھی کھاتے ہیں اور ابال کے بھی کھاتے ہیں۔ اور اس کو اچھی طرح پیس کے سخت سی چیز بنا کے وہ بھی سالن کے ساتھ ملا کے کھاتے ہیں اور Cassava بھی اسی طرح بناتے ہیں۔ اس کو پیس کر، آٹا سا بنا کے اس میں چینی ڈال کے اسے بھی کھاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ نہ سمجھیں کہ Cassava اور Yaam ۔ Backward علاقے کے لوگوں کی

(باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تیسری دنیا کے لئے نصائح

آج ساری دنیا میں ایک بار پھر اقتصادی بحران کی آہٹ محسوس کی جا رہی ہے۔اس بحران کی آمد کا سن کر ہی بڑی بڑی کمپنیوں کے شیئر، شیئر مارکیٹ میں اوندھے منہ گرنے لگے ہیں۔ دنیا میں امیر و غریب کے درمیان کا فاصلہ دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ورلڈ بنک اور ملکی حکومتیں اپنی سطح پر کوششیں کر رہی ہیں مگر نتیجہ خاطر خواہ نہیں نکل رہا، امیر روز بروز امیر ہو رہا ہے جبکہ غریب دن بدن غربت کی سطح کے نیچے جا رہا ہے۔اس پر مہنگائی ہے کہ قابو سے باہر۔کیا غریب اور کیا متوسط درجہ کی فیملیاں مہنگائی کا جن ہر ایک پر حاوی ہے۔عوام میں مہنگائی اور اقتصادی ناچاکی کو لیکر اپنی حکومتوں کے خلاف ایک ہیجان پیدا ہو چکا ہے۔ ایشیاء، افریقہ اور یورپ کے کئی ممالک میں اس ہیجان نے عوامی تحریک کی شکل اختیار کر لی ہے۔عرب ممالک تو سارے سال ایک کے بعد دوسری تحریک میں ملوث رہے۔ اور بعض ممالک میں وہاں کی عوام بغاوت پر اُتر چکی ہیں ۔حکومتوں کے تختے پلٹے جا رہے ہیں۔ یورپ بھی اس اقتصادی گراوٹ سے محفوظ نہیں۔اٹلی کی معیشت اپنی انتہائی گراوٹ کی سطح پر چلی گئی ہے۔ روزانہ کا گھاٹا اربوں روپے کا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ملک میں فسادات شروع ہو چکے ہیں۔ انگلینڈ میں ہوئے دنگے فساد اور اب امریکہ میں ہو رہے عوامی مظاہرے، ان سب کے پیچھے اقتصادی گراوٹ، بدعنوانی اور مہنگائی بنیادی وجہ ہے۔

یورپین ممالک اور امریکہ کی حالت کے مقابل تیسری دنیا اور ترقی پذیر ممالک کی حالت مزید خراب ہے۔ یہاں عوام مستقل طور پر کئی پریشانیوں سے دوچار ہے۔وطن عزیز ہندوستان میں بھی بدعنوانی کے خلاف مظاہرے ہوئے اور ابھی بھی کئی جگہ ہو رہے ہیں۔ایسے حالات میں جبکہ ساری دنیا بے چینی اور پریشانی کے عالم میں مبتلا ہے۔ جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی چند نصائح پیش ہیں۔ یہ نصائح اقتصادی گراوٹ سے نجات کی واحد راہ ہیں اور ان پر گامزن ہو کر ہی دنیا میں حقیقی امن اور اقتصادی تفریق کو دور کیا جا سکتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مارچ 1991ء میں فرمایا:

”پس صرف مسلمانوں سے نہیں مشرقی دنیا کے اور افریقہ کے اور ساؤتھ امریکہ کے ممالک سے مَیں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اب جو کچھ آپ دیکھ چکے ہیں اس کے نتیجہ میں خدا کے لئے ہوش کریں اور اپنی تقدیر بدلنے کا خود فیصلہ کریں۔ ذلتوں اور رسوائیوں کا زمانہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔خدا کے لئے اس بھیانک خواب سے باہر آئیں جو آپ کے دشمنوں اور بڑی طاقتوں کے لئے تو نظام نو کا ایک عجیب تصور ہے مگر تیسری دنیا کے غریب ممالک کے لئے اس سے زیادہ بھیانک خواب ہو نہیں سکتی۔ پس اگر آپ نے نظام نو بنانا ہے، اگر جہان نو تعمیر کرنا ہے تو اپنی خوابیں خود بنانی شروع کریں اور خود ان کی تعبیر کریں اور خود ان تعبیروں کو عمل کی دنیا میں ڈھالنے کے سلیقے سیکھیں۔**کوئی قوم دنیا میں اقتصادی ترقی کے بغیر آزاد نہیں ہو سکتی اور اقتصادی ترقی کا پہلا قدم خودی کی حفاظت میں ہے اور عزت نفس کی حفاظت میں ہے اور یہ ہرگز ممکن نہیں جب تک تیسری دنیا کے ممالک میں سادہ زندگی کی تلقین نہ کی جائے اور سادہ زندگی کی رو نہ چلائی جائے۔** مشکل یہ ہے کہ وہاں اونچے اور نیچے طبقے کے درمیان تفریق بڑھتی چلی جا رہی ہے جبکہ ان ملکوں میں جنہیں آپ سرمایہ دار ممالک کہتے ہیں وہ تفریق کم ہوتی جا رہی ہے اور طرز زندگی ایک دوسرے کے قریب آ رہا ہے۔لیکن ایشیا کے غریب ممالک دیکھئے یا افریقہ کے غریب ممالک دیکھئے یا ساؤتھ امریکہ کے غریب ممالک دیکھئے وہاں دن بدن نیچے کے طبقے اور اوپر کے طبقے کی بود و باش کی طرز میں فاصلے بڑھتے جا رہے ہیں اور خلیج زیادہ سے زیادہ بڑی ہو کر حائل ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پس ضروری ہے کہ **یہ طبقاتی تقسیم سب سے پہلے نصیحت اور تلقین کے ذریعے دور کی جائے اور پھر قوانین کے ذریعہ ان فاصلوں کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ تحریک اگر اوپر سے شروع ہو گی تو کامیاب ہو گی ورنہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی۔** ارباب حل وعقد یعنی جن کے ہاتھ میں اقتدار کی باگیں ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اوپر کی طرف سے سادہ زندگی اختیار کر کے عوام کو دکھائیں۔

پس اقتصادی استحکام اور ترقی کے سلسلے میں یہ دوسرا اہم اصول پیش نظر رہنا چاہئے کہ غریب ملکوں میں ایک پالیسی نہیں چلائی جا سکتی کہ معیار زندگی کو بڑھایا جائے بلکہ دو پالیسیاں چلانی پڑیں گی۔ غرباء کے معیار زندگی کو بڑھایا جائے اور زیادہ سے زیادہ دولت کا رخ اس طرف موڑا جائے اور امراء کے معیار زندگی کو کم کیا جائے۔ یاد رکھیں یہ نکتہ ایک بہت ہی گہرا نکتہ ہے کہ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم سے ہرگز اتنے نقصان نہیں پہنچتے جتنے دولت کے غیر منصفانہ خرچ سے پہنچتے ہیں۔ وہ امیر لوگ جو اپنے روپے کو فیکٹریاں بنانے اور اقتصادی ترقی کے لئے ہمیشہ جوتے رکھتے ہیں اور خود سادہ زندگی اختیار کرتے ہیں ان کے خلاف نفرت کی تحریکیں نہیں چل سکتیں کیونکہ وہ عملاً ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔**لیکن وہ لوگ جو تھوڑا کما کر بھی زیادہ خرچ کرنے کے عادی ہو جائیں ان کا سارا اخلاقی نظام ہی تباہ ہو جاتا ہے**، زیادہ سے زیادہ دلوں میں وہ آگ بھڑکانے کا موجب بنتے ہیں۔ پس کارخانہ دار تو کم ہیں اور بڑے امیر تاجر بھی کم ہیں لیکن بھاری اکثریت ایسے تنعم پسند لوگوں کی ان افسروں پر مشتمل ہوتی ہے جو رشوت لیتے ہیں اور رشوت کو عام کرتے ہیں اور ان سیاستدانوں پر مشتمل ہوتی ہے جن کی سیاست بھی اس طرح کھائی جاتی ہے جس طرح کسی چیز کو کیڑا کھا جاتا ہے۔ان کی سیاست بھی پیسہ کمانے کے لئے استعمال ہونے لگتی ہے۔ان کی سیاست بھی دھڑے بندیوں کے لئے استعمال ہونے لگتی ہے۔ان کی سیاست بھی غریبوں پر رعب جمانے کے لئے اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے استعمال ہونے لگتی ہے۔گویا کہ سیاست کا رخ تمام تر ان امور کی طرف پھر جاتا ہے جن کے لئے سیاست بنائی نہیں گئی تھی۔ نتیجۃً ملک کے اہم امور سے وہ غافل ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے سوچ کا وقت ہی نہیں رہتا۔ان کی سوچوں کی راہیں تمام تر مسلسل ایک ہی طرف بہتی رہتی ہیں کہ کس طرح اپنا نفوذ قائم کریں، کس طرح اپنے دشمنوں سے بدلے لیں، کس طرح زیادہ سے زیادہ دولت اکٹھی کریں۔ وہ سوچتے ہیں یہ سیاست کی زندگی چند دن ہی کی تو ہے کل پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے پھر جو کچھ کمانا ہے آج کما لو۔خواہ عزتیں بیچ دو، خواہ ووٹ بیچو، خواہ ووٹ خریدو۔ ہر چیز جب سیاست میں جائز قرار دے دی جائے تو جو سیاستدان پیدا ہوں گے وہ قوم کے مفاد کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں۔اس سارے رجحان میں سب سے زیادہ ظالمانہ کردار مصنوعی معیار زندگی ادا کرتا ہے۔**جن قوموں میں اپنی اقتصادی توفیق سے بڑھ کر عیاشی کے رجحان پیدا ہو جائیں وہ بھکاری بن جاتی ہیں۔ان کی سیاست بھی داغدار ہو جاتی ہے، ان کی اقتصادیات بھی پارہ پارہ ہو جاتی ہے، ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔** پس یہ نصیحتیں کن پر اثر کریں گی۔ کون سے کان ہوں گے جو ان نصیحتوں کو سنیں گے۔ کون سے دل ہوں گے جو ان نصیحتوں کو سن کر ہیجان پذیر ہوں گے اور ان میں حرکت پیدا ہو گی اگر تمام تر سیاست اور اخلاق اور اقتصادیات کی بنیاد ہی متزلزل ہو۔ اگر نظریات بگڑے ہوئے ہوں، اگر نیتیں گندی ہو چکی ہوں تو دنیا میں کوئی صحیح نصیحت کسی پر نیک اثر نہیں دکھا سکتی۔ اس لئے جس طرح مَیں نے غیر قوموں کو نصیحت کی ہے کہ خدا کے لئے اپنی نیتوں کی حفاظت کرو، تمہاری نیتوں میں شیطان اور بھیڑئے شامل ہیں اور دنیا کی ہلاکت کا فیصلہ تمہاری نیتیں کرتی ہیں۔ تمہاری سیاسی چالاکیاں تمہاری نیتوں پر غالب نہیں آ سکتیں بلکہ ان کی ممدّ ہو جایا کرتی ہیں، اسی طرح مَیں مسلمان ملکوں اور تیسری دنیا کے ملکوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے لئے اپنی نیتوں کو ٹٹولو۔ اگر تم اس لئے بچپن سے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہو کہ رشوت لینے کے بڑے مواقع ہاتھ آئیں گے اور بڑی بڑی کوٹھیاں بناؤ گے اور ویسے محل تعمیر کرو گے جیسے ہمسائے یا کسی اور کے محل تم نے دیکھے تھے تو اس نیت کے ساتھ تم دنیا میں کچھ بھی تعمیر نہیں کر سکتے۔ اگر اس لئے ڈاکٹر بننا چاہتے ہو کہ زیادہ سے زیادہ روپیہ اکٹھا کر کے اپنے لئے سونے کے انبار بناؤ گے اور بڑے بڑے عظیم الشان ہسپتال تعمیر کرو گے اور زیادہ سے زیادہ روپیہ کھینچتے چلے جاؤ گے اور اپنی اولاد کے لئے دولتوں کے خزانے پیچھے چھوڑ جاؤ گے تو پھر تم خود بیمار ہو۔Physicion Heals Thyself۔ ایسے ڈاکٹر بننے سے بہتر ہے کہ تم خود مر جاؤ کیونکہ جو قوم کی فلاح اور بہبود کے لئے علم طب نہیں سیکھتا اس کے لئے علم طب میں کوئی برکت نہیں ہوتی۔ پس اگر سیاستدان بننے کے وقت تم نے یہ خوابیں دیکھیں یا اس سے پہلے یہ خوابیں دیکھی تھیں کہ جس طرح فلاں سیاستدان نے اقتدار حاصل کیا (اس سے پہلے وہ دو کوڑی کا چپڑاسی یا تھانیدار تھا یا کسی اور محکمے کا افسر تھا، استعفیٰ دے دیا اور سیاست میں آیا اور پھر اس طرح کروڑ پتی بن گیا اور اتنی عظمت اور جبروت حاصل کی) آؤ ہم بھی اس کے نمونے پر چلیں۔ آؤ ہم بھی سیاست کے ذریعہ وہ سب کچھ حاصل کریں تو پھر تم نے سیاست کی ہلاکت کا اسی دن فیصلہ کر دیا اور تم اگر کسی قوم کے راہنما ہوئے تو تم پر یہ مثال صادق آئے گی کہ ؎

اِذَا کَانَ الْغُرَابُ دَلِیْلَ قَوْمٍ سَیَھْدِیْھِمْ طَرِیْقَ الْھَالِکِیْنَ

کہ دیکھو جب کبھی بھی کوے قوم کی سرداری کیا کرتے ہیں تو ان کو ہلاکت کے رستوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

پس نیتوں کی اصلاح کرو اور یہ فیصلے کرو کہ جو کچھ گزر چکا گزر چکا، آئندہ سے تم قوم کی سرداری کے حقوق ادا کرو گے، **سرداری کے حقوق اس طرح ادا کرو جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تمام عالم کی سرداری کے حق ادا کئے تھے۔ وہی ایک رستہ ہے سرداری کے حق ادا کرنے کا، اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں۔**

حضرت عمرؓ جب بستر علالت پر آخری گھڑیوں تک پہنچے اور قریب تھا کہ دم توڑ دیں تو بڑی بے چینی اور بے قراری سے یہ دعا کر رہے تھے کہ اے خدا! اگر میری کچھ نیکیاں ہیں تو بے شک ان کو چھوڑ دے، مَیں ان کے بدلے کوئی اجر طلب نہیں کرتا مگر میری غلطیوں پر پُرسش نہ فرمانا۔ مجھ میں یہ طاقت نہیں کہ مَیں اپنی غلطیوں کا حساب دے سکوں۔ یہ وہ روح ہے **جو اسلامی سیاست کی روح ہے**۔ اس روح کی آج مسلمانوں کو بھی ضرورت ہے اور غیر مسلموں کو بھی ضرورت ہے۔ آج کے تمام مسائل کا حل یہ ہے کہ سیاست کی اس روح کو زندہ کر دو تا مرتی ہوئی انسانیت زندہ ہو جائے۔ یہ روح زندہ رہی تو جنگوں پر موت آ جائے گی۔ لیکن اگر یہ روح مرنے دی گئی اور جنگیں پھر زندہ ہو گئیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت جنگوں کو موت کے گھاٹ اتار نہیں سکتی ....“۔

(”خلیج کا بحران اور نظام جہان نو“ صفحہ 354 تا 358)

اللہ تعالیٰ تیسری دنیا کو خصوصاً اور دیگر تمام ممالک کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

خطبہ جمعہ

عبادت ہی انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے سے ہی اس کی دنیا و آخرت سنور سکتی ہے۔ یہ مقصد خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے فرستادہ کو ہماری اصلاح کے لئے بھیج دیا ہے جو اس عبد کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کے طور پر آیا ہے۔ (سورۃ فاتحہ) کی دعا روحانیت میں ترقی، عبادت کا شوق اور ذوق اور خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے اور ایمان میں ترقی کا باعث بنتی ہے۔

اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کرو اور اپنی نیتوں میں وسعت پیدا کرو اور اپنے نیک ارادوں میں اپنے بھائیوں کے لئے بھی گنجائش پیدا کرو اور باہم محبت کرنے میں بھائیوں، بیٹوں اور باپوں کی طرح بن جاؤ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 راگست 2011ء بمطابق 19 ظہور 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''اصل اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے''۔ (ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 397 مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوۃ اور نماز میں کیا فرق ہے؟ جو حدیث میں آیا ہے، صلوۃ ہی دعا ہے، نماز عبادت کا مغز ہے۔ (ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 283 مطبوعہ ربوہ)

پھر فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو۔ یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی''۔ فرمایا: ''نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے''۔ فرمایا: ''اس طرح کی نماز پڑھنا انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی''۔ یعنی ایسی نماز جو بدعملی اور بے حیائی سے بچاتی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے لیکن فرمایا کہ ''یہ اپنے اختیار میں نہیں ہوتی'' اور فرمایا کہ ''یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا''۔ (ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 403 مطبوعہ ربوہ)

ایسی نماز جو بدعملی اور بے حیائی سے بچائے، ایسی عبادت جو صحیح رستے پر ڈالنے والی ہو، بے حیائی سے بچانے والی ہو، وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے نہیں مل سکتی۔

یہ تمام باتیں ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے کی طرف رہنمائی کرتی ہیں کہ ہماری عبادتیں اور دعائیں کیسی ہونی چاہئیں۔ دعائیں کرنے کے لئے ہمیں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟ اُن عبادتوں اور دعاؤں کے ہماری حالتوں پر کیا نتائج مترتب اور ظاہر ہونے چاہئیں؟ یہ عبادتیں اور دعائیں اور نمازیں کس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پا سکتی ہیں۔ اگر یہ باتیں سمجھ آ جائیں اور انسان اس بات کا فہم و ادراک حاصل کر لے کہ عبادت ہی ہے جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے سے ہی اُس کی دنیا و آخرت سنور سکتی ہے تو تمام دوسری باتوں اور چیزوں کو چھوڑ کر وہ اس اہم مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔ اور یہ سب کچھ، یہ مقصدِ پیدائش کا حصول خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ ہم صرف اپنی کوشش سے اپنی پیدائش کے مقصد کو نہیں پا سکتے۔

اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں پر بے انتہا مہربان ہے اُس نے قرآنِ کریم کی پہلی سورۃ میں ہی ہمیں یہ دعا سکھا دی اور پانچ فرض نمازوں اور سنتوں اور نوافل کی ہر رکعت میں اس دعا کا پڑھنا ضروری قرار دیا ہے کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْن (الفاتحہ:5) کہ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تیری عبادت کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم اس کا حق ادا نہیں کر سکتے جب تک تیری مدد شاملِ حال نہ ہو۔ پس ایک روح کے ساتھ، ایک دل کی گہرائی کے ساتھ نکلی ہوئی عاجزانہ پکار کے ساتھ جب ایک مومن اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اُس کو توفیق بھی عطا فرماتا ہے۔

پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان ہے کہ ہر سال رمضان کا مہینہ لا کر اللہ تعالیٰ اپنے قریب ہونے کا اعلان فرماتا ہے۔ یہ اعلان فرماتا ہے کہ میں نے شیطان کو بھی جکڑ دیا ہے۔ یہ اعلان فرماتا ہے کہ مَیں ہر اُس بندے کی مدد اور استعانت کے لئے تیار ہوں، بلکہ اُس کی مدد کرتا ہوں جو خالص ہو کر میری طرف آتا ہے، میرے پر کامل ایمان رکھتا ہے، میرے حکموں پر عمل کرتا ہے۔ آئندہ سے خالص ہو کر صرف اور صرف میری عبادت کرنے اور میرا خالص عبد بننے کا وعدہ کرتا ہے تو پھر مَیں اپنے ایسے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہوں، سنتا ہوں۔ پس اگر کہیں کمی ہے تو ہم بندوں میں کمی ہے۔ خدا تعالیٰ کے احسانوں اور اعانت میں کمی نہیں ہے۔ پھر اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے کو ہماری اصلاح کے لئے بھیج دیا ہے جو اُس عبدِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کے طور پر آیا ہے جس نے پھر ہمیں خدا تعالیٰ سے ملانے اور اُس کا عبد بننے، اُس کی عبادتوں میں طاق ہونے، اُس کی اعانت حاصل کرنے والا بننے کے طریق سکھلائے ہیں۔

پس اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودات اور ارشادات کی روشنی میں ہی اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْن (الفاتحہ:5) کی کچھ وضاحت کروں گا۔ جس باریکی اور گہرائی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْن (الفاتحہ:5) کا مطلب سمجھایا ہے، اگر ہم اس کو سمجھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بن جائیں، (اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرما دے) تو پھر ہم خدا تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بھی بن جائیں گے۔ اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب ہم اپنی عبادتوں کے بھی معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں اور پھر عاجزی سے اُن معیاروں کو حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اُس کی مدد چاہیں۔ جب یہ ہوگا تو تب ہی ہم اُن لوگوں میں سے کہلا سکیں گے جو عبدِ رحمٰن کہلاتے ہیں۔ ایمان میں اُس پختگی کو پیدا کرنے والے بن سکیں گے جس کا اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے۔ یا جس کی ایک مومن سے توقع کی جا سکتی ہے یا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جو عرفان عطا فرمایا اس خزانے میں سے جو آپ نے اپنے لٹریچر میں ہمیں مہیا فرمائے ہیں چند جواہر پیش کروں گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے جملہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کو جملہ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْن سے پہلے رکھا ہے اور اس میں بندے کے توفیق مانگنے سے بھی پہلے اس (ذات باری) کی (صفت) رحمانیت کے فیوض کی طرف اشارہ ہے گویا کہ بندہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار! میں تیری ان نعمتوں پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں جو تو نے میری دعا، میری درخواست، میرے عمل، میری کوشش اور جو (تیری) اس ربوبیت اور رحمانیت سے جو سوال کرنے والوں کے سوال پر سبقت رکھتی ہے۔ میری استعانت سے پیشتر تو نے مجھے عطا کر رکھی ہیں۔ پھر میں تجھ سے ہی (ہر قسم کی) قوت، راستی، خوشحالی اور کامیابی اور اُن مقاصد کے حاصل ہونے کے لئے التجا کرتا ہوں جو درخواست کرنے، مدد مانگنے اور دعا کرنے پر ہی عطا کی جاتی ہیں اور تو بہترین عطا کرنے والا ہے۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر7 صفحہ 120-119) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 189)

پس جب بندہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کی وجہ سے کئے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنتا ہے تو یہ عبادت اور حقیقی عبد بننے کی طرف پہلا قدم ہے۔ جب اس مقام کا ادراک ایک بندہ حاصل کر لیتا ہے تو پھر عبادت میں آگے بڑھنے کی کوشش ہوتی ہے۔ پھر بندہ اپنے خدا سے کہتا ہے کہ یہ جو تُو نے عبد بننے کے معیار حاصل کرنے کے مختلف معیار رکھے ہیں، اُن کو بھی میں حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ تیری ہر قسم کی نعمتوں سے بھی میں حصہ لینا چاہتا ہوں۔ اپنی روحانی اور مادی ترقی کے مزید سامان چاہتا ہوں، لیکن یہ سب کچھ تیری مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس میری مدد فرما اور پھر اللہ تعالیٰ کی مدد کے دروازے بھی کھلتے ہیں اور ترقی کی منزلیں بھی طے ہوتی ہیں۔ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کی وجہ سے جو انعامات دیئے ہیں جب اُن کے شکر گزار بنو گے تو پھر عبادت کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی پھر اُس کی مدد کی طرف حاصل کرنے کی توجہ پیدا ہوگی۔ پس یہ وہ بنیادی نقطہ اور روح جس کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:5) کی دعا کرنی چاہئے۔ پھر آپ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اس دعا کی طرف کیوں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے، فرماتے ہیں:

"اور ان آیات میں ان نعمتوں پر شکر کرنے کی ترغیب ہے جو تجھے دی جاتی ہیں اور جن چیزوں کی تجھے تمنا ہو ان کے لئے صبر کے ساتھ دعا کرنے اور کامل اور اعلیٰ چیزوں کی طرف شوق بڑھانے کی (ترغیب ہے) تا تم بھی مستقل شکر کرنے والوں اور صبر کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ پھر ان (آیات) میں ترغیب دی گئی ہے بندے کے اپنی طرف ہمت اور قوت کی نسبت کی نفی کرنے کی اور (اس سے) آس لگا کر اور امید رکھ کر ہمیشہ سوال، دعا، عاجزی اور حمد کرتے ہوئے (اپنے آپ کو) اللہ سبحانہ کے سامنے ڈال دینے کی اور خوف اور امید کے ساتھ اس شیر خوار بچہ کی مانند جو دایہ کی گود میں ہو (اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا) محتاج سمجھنے کی (ترغیب) ہے اور تمام مخلوق سے اور زمین کی سب چیزوں سے موت (یعنی پوری لاتعلقی) کی۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر7 صفحہ 120) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 190-189)

پس فرمایا کہ اس میں شکر کرنے کی ترغیب دی ہے کہ انسان شکر گزار بندہ بنے۔ صبر، دعا کی ترغیب دی ہے تا کہ تم پھر اس صبر کی وجہ سے، اس مستقل مزاجی سے دعا کی وجہ سے مستقل شکر کرنے والوں اور صبر کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ جن کو پھر اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا ہے۔

فرمایا کہ "پھر ان (آیات) میں ترغیب دی گئی ہے بندے کی اپنی طرف ہمت اور قوت کی نسبت کی نفی کرنے کی، اور (اُس سے) آس لگا کر اور امید رکھ کر ہمیشہ سوال، دعا، عاجزی اور حمد کرتے ہوئے (اپنے آپ کو) اللہ سبحانہ کے سامنے ڈال دینے کی۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر7 صفحہ 120) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 189)

یعنی اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنا۔ انسان کے ذہن میں یہ ہونا چاہئے کہ سب طاقتوں کا مالک اور ربّ اللہ ہے۔ اس لئے اُس کے آگے اپنے آپ کو ڈال دو۔ اسی طرح تمام دنیاوی وسیلوں اور رشتوں سے اللہ تعالیٰ سے تعلق کے مقابلے میں لاتعلقی حاصل کر لو۔ جب یہ حالت ہوگی کہ نہ اپنے زورِ بازو پر بھروسہ ہوگا، نہ اپنے نفس اور طاقت پر بھروسہ ہوگا، نہ دنیا کے وسیلوں اور طاقتوں پر بھروسہ ہوگا تو تب ہی انسان سے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:5) کی حقیقی دعا نکلے گی۔ پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ انسان کو، ایک دعا کرنے والے کو اپنی کمزوری کا مکمل اعتراف ہو تو تبھی وہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:5) کا حق ادا کر سکتا ہے، فرماتے ہیں:

"اسی طرح ان (آیات) میں اس امر کا اقرار اور اعتراف کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ ہم تو بہت کمزور ہیں۔ تیری دی ہوئی توفیق کے بغیر تیری عبادت نہیں کر سکتے اور تیری مدد کے بغیر ہم تیری رضا کی راہوں کی تلاش نہیں کر سکتے۔ ہم تیری مدد سے کام کرتے ہیں اور تیری مدد سے حرکت کرتے ہیں اور ہم تیری طرف جلن کے ساتھ ان عورتوں کی طرح جو اپنے بچوں کی موت کے غم میں گھل رہی ہوتی ہیں اور ان عاشقوں کی طرح جو محبت میں جل رہے ہوتے ہیں تیری طرف دوڑتے ہیں"۔ فرمایا "پھر ان آیات میں کبر اور غرور کو چھوڑنے کی (پہلی جو بات تھی اس میں تو یہ فرمایا کہ تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کی ایک جلن اور درد اور تڑپ ہونی چاہئے اور اس کی مثال دی کہ اس طرح جلن جس طرح کوئی عورت اپنے بچے کی موت میں گھل رہی ہوتی ہے یا ایسے عاشق کی جلن جو اپنے محبوب کے عشق میں، محبت میں جل رہا ہوتا ہے)۔

پھر فرماتے ہیں کہ "ان آیات میں کبر اور غرور کو چھوڑنے کی نیز معاملات کے پیچیدہ ہونے اور مشکلات کے گھیر لینے پر محض اللہ تعالیٰ کی (طرف سے ملنے والی) طاقت اور قوت پر بھروسہ کرنے کی اور منکسر المزاج لوگوں میں شامل ہونے کی (ترغیب ہے) گویا کہ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے اے میرے بندو اپنے آپ کو مُردوں کی طرح سمجھو اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کرو۔ پس تم میں سے نہ کوئی جوان اپنی قوت پر اترائے اور نہ کوئی بوڑھا اپنی لاٹھی پر بھروسہ کرے اور نہ کوئی عقل مند اپنی عقل پر ناز کرے اور نہ کوئی فقیہہ اپنے علم کی صحت اور اپنی سمجھ اور اپنی دانائی کی عمدگی ہی پر اعتبار کرے اور نہ کوئی ملہم اپنے الہام یا اپنے کشف یا اپنی دعاؤں کے خلوص پر تکیہ کرے۔ کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جس کو چاہے دھتکار دیتا ہے اور جس کو چاہے اپنے خاص بندوں میں داخل کر لیتا ہے"۔ (پھر فرمایا کہ) "اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ میں نفس امارہ کی شرانگیزی کی شدت کی طرف اشارہ ہے جو نیکیوں کی طرف راغب ہونے سے یوں بھاگتا ہے جیسے اَن سدھی اونٹنی سوار کو اپنے اوپر بیٹھنے نہیں دیتی اور بھاگتی ہے۔ یا وہ ایک اژدہا کی طرح ہے جس کا شر بہت بڑھ گیا ہے اور اس نے ہڑسے ہوئے کو بوسیدہ ہڈی کی طرح بنا دیا ہے اور تو دیکھ رہا ہے کہ وہ زہر پھونک رہا ہے یا وہ شیر (کی طرح) ہے کہ اگر حملہ کرے تو پیچھے نہیں ہٹتا۔ کوئی طاقت، قوت، کمائی، اندوختہ (کارآمد) نہیں سوائے اس خدا تعالیٰ کی مدد کے جو شیطانوں کو ہلاک کرتا ہے"۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر7 صفحہ 120) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 191-190)

یہ ترجمہ آپ کی کتاب کرامات الصادقین کا ہے۔

پس جب دعا کرتے ہوئے یہ سوچ بھی ایک انسان رکھتا ہے یا رکھے کہ نفسِ امارہ مجھے برائیوں میں مبتلا کرنے کی طرف لے جا رہا ہے اور مَیں نے اس سے بچنا ہے تو، یہ سوچ ہونی چاہئے کہ مَیں اپنی کوشش اور طاقت سے نہیں بچ سکتا، اس وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو شیطان کے حملوں سے بچا سکتا ہے اور نیکیوں کی توفیق دے سکتا ہے۔ پس بندہ عاجز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو اور دعا کرے کہ اے اللہ! آج مجھے شیطان سے بچانے والا صرف تو ہی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے پیارے لوگ جو اس عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اور مانگتے چلے جاتے ہیں اور وہ اللہ کی مدد کے بغیر نہیں رہ سکتے تو ایک عام انسان کو کس قدر خدا تعالیٰ سے مانگنا چاہئے؟ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کی مثال دی ہے جب انہوں نے نفسِ امارہ سے بچنے کی دعا مانگی تھی کہ وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (یوسف:54)۔ یعنی اور مَیں اپنے نفس کو غلطیوں سے بَری قرار نہیں دیتا۔ کیونکہ انسانی نفس سوائے اُس کے جس پر اللہ رحم کرے بری باتوں کا حکم دینے پر بڑا دلیر ہے۔ میرا رب بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس یہ دعا اور سوچ ہے جو پھر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:5) کی دعا سے فیضیاب کرتی ہے۔ جب انسان دل میں یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بھی یہ دعا مانگنے والے ہیں تو ہمیں کس قدر دعائیں مانگنی چاہئیں۔ تبھی پھر ایک انسان صحیح عبد بن سکتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

"اور نَعۡبُدُ کو نَسۡتَعِیۡنُ سے پہلے رکھنے میں اور بھی کئی نکات ہیں جنہیں ہم ان لوگوں کے لئے یہاں لکھتے ہیں جو سارنگیوں کی رُوں رُوں پر نہیں بلکہ قرآنی آیات مثانی (سورۃ فاتحہ) سے شغف رکھتے ہیں اور مشتاقوں کی طرح ان کی طرف لپکتے ہیں اور وہ (نکات) یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک ایسی دعا سکھاتا ہے جس میں اُن کی خوش بختی ہے اور کہتا ہے اے میرے بندو! مجھ سے عاجزی اور عبودیت کے ساتھ سوال کرو اور کہو اے ہمارے! اِیَّاکَ نَعۡبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) لیکن بڑی ریاضت، تکلیف، شرمساری، پریشان خیالی اور شیطانی وسوسہ اندازی اور خشک افکار اور تباہ کن اوہام اور تاریک خیالات کے ساتھ ہم سیلاب کے گدلے پانی کی مانند ہیں۔ یا رات کو لکڑیاں اکٹھا کرنے والے کی طرح ہیں اور ہم صرف گمان کی پیروی کر رہے ہیں ہمیں یقین حاصل نہیں"۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر7 صفحہ 121-120) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 191)

اب یہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ہے لیکن ان ساری باتوں پر یقین نہیں ہے، ایک پریشان حالی ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے ہماری خوش بختی کا خیال رکھتے ہوئے ایسی دعا سکھائی ہے جس میں عبودیت کا حق ادا کرتے ہوئے دعا کرنے کی طرف ترغیب بھی ہے اور قبولیت کا وعدہ بھی تو کسی قدر اس پر کر کے اس دعا کو کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آگے پھر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کے بعد اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کہا گیا۔ جب شرمساری کی ایسی حالت پیدا ہوتی ہے اور انسان اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتا تو پھر اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی دعا کرتا ہے، تب پھر اللہ تعالیٰ پھر مدد کے لئے آتا ہے۔ پھر فرمایا:

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(اور پھر) وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن کہو"۔(یعنی جب یہ حالت پیدا ہو جائے گی پھر وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن) یعنی ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں ذوق، شوق، حضورِ قلب، بھرپور ایمان (ملنے) کے لئے، روحانی طور پر (تیرے احکام پر) لبیک کہنے (کے لئے) سرور اور نور (کے لئے) اور معارف کے زیورات اور مسرت کے لباسوں کے ساتھ دل کو آراستہ کرنے کے لئے (تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں) تا ہم تیرے فضل کے ساتھ یقین کے میدانوں میں سبقت لے جانے والے بن جائیں اور اپنے مقاصد کی انتہا کو پہنچ جائیں اور حقائق کے دریاؤں پروارد ہو جائیں۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر 7 صفحہ 121) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 192-191)

پس یہ دعا روحانیت میں ترقی، عبادت کا شوق اور ذوق اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے اور ایمان میں ترقی کا باعث بنتی ہے۔

اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن (الفاتحہ:5) میں عبودیت کی معراج کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"پھر اللہ تعالیٰ کے الفاظ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ میں ایک اور اشارہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس (آیت) میں اپنے بندوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ اس کی اطاعت میں انتہائی ہمت اور کوشش خرچ کریں اور اطاعت گزاروں کی طرح ہر وقت لبیک لبیک کہتے ہوئے (اس کے حضور) کھڑے رہیں گویا کہ یہ بندے یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم مجاہدات کرنے تیرے احکام کے بجالانے اور تیری خوشنودی چاہنے میں کوئی کوتاہی نہیں کر رہے لیکن تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور عُجب اور ریاء میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے ایسی توفیق طلب کرتے ہیں جو ہدایت اور تیری خوشنودی کی طرف لے جانے والی ہو اور ہم تیری اطاعت اور تیری عبادت پر ثابت قدم ہیں پس تو ہمیں اپنے اطاعت گذار بندوں میں لکھ لے"۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر 7 صفحہ 121) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 192)

پس جب یہ سوچ اور دعا ہوگی کہ اطاعت اور عبادت پر ثابت قدم ہیں اور رہنا ہے تو پھر احکامات کی بجا آوری اور عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش بھی ہوگی۔ ایک نماز کے بعد اگلی نماز کی ادائیگی کی فکر بھی ہوگی، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ایک مومن ایک نماز کے بعد اگلی نماز کی فکر کرتا ہے اور ایک جمعہ کے بعد اگلے جمعہ کی فکر کرتا ہے، ایک رمضان کے بعد اگلے رمضان کی فکر کرتا ہے تاکہ عبادتوں کا حق ادا کر سکے۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ...... حدیث نمبر 552)

پھر اعلیٰ اخلاق کے حصول کی کوشش بھی ہوگی اور یہی عبودیت کی معراج حاصل کرنے کی کوشش ہے۔

اور پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ یہ دعا اپنی نسلوں، اور اپنے خاندان اور اپنی جماعت کے لئے بھی ہے تاکہ سب کے سب دھارے ایک ہی طرف بہہ رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اور یہاں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ بندہ کہتا ہے کہ اے میرے ربّ! ہم نے تجھے معبودیت کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے اور تیرے سوا جو کچھ بھی ہے اس پر تجھے ترجیح دی ہے پس ہم تیری ذات کے سوا اور کسی چیز کی عبادت نہیں کرتے اور ہم تجھے واحد و یگانہ ماننے والوں میں سے ہیں۔ اس آیت میں خدائے عزّوجل نے متکلم مع الغیر کا صیغہ اس امر کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اختیار فرمایا ہے ("ہم" کہہ کے دوسرے کو بھی جو اپنے ساتھ شامل کیا ہے تو وہ اس لئے شامل فرمایا ہے) کہ یہ دعا تمام بھائیوں کے لئے ہے نہ صرف دعا کرنے والے کی اپنی ذات کے لئے اور اس میں (اللہ تعالیٰ نے) مسلمانوں کو باہمی مصالحت، اتحاد اور دوستی کی ترغیب دی ہے اور یہ کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو اپنے بھائی کی خیر خواہی کے لئے اسی طرح مشقت میں ڈالے جیسا کہ وہ اپنی ذات کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے۔ (اب اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن (الفاتحہ:5) کی دعا جب انسان پڑھ رہا ہو تو دوسرے کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی، یہ احساس ہوگا کہ اگر مَیں نے اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرنا ہے اور مَیں اپنے لئے، اپنے حقوق کے لئے، یا اپنی روحانی ترقی کے لئے یہ دعا مانگ رہا ہوں تو ساتھ ہی مَیں اپنے بھائی کے لئے بھی وہی سوچ رکھوں۔ تو جب یہ سوچ ہوگی تو ایک حسین معاشرہ پیدا ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ یہ سوچ ہو کہ اپنے بھائی کی خیر خواہی کے لئے اسی طرح مشقت میں ڈالے جیسا کہ وہ اپنی ذات کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے۔ پس جب اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن (الفاتحہ:5) کی صحیح سوچ ہو تو پھر کسی کے حقوق غصب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فرمایا" اور اس کی (یعنی اپنے بھائی کی) ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایسا ہی اہتمام کرے اور بے چین ہو جیسے اپنے لئے بے چین اور مضطرب ہوتا ہے اور وہ اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان کوئی فرق نہ رکھے اور پورے دل سے اس کا خیر خواہ بن جائے۔ گویا اللہ تعالیٰ تاکیدی حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے بندو! بھائیوں اور محبوں کے (ایک دوسرے کو) تحائف دینے کی طرح دعا کا تحفہ دیا کرو"۔(اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن (الفاتحہ:5) میں جب جمع کیا گیا ہے کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں تو یہ دعا کا تحفہ ہے اپنے بھائیوں کے لئے۔ فرمایا" دعا کا تحفہ دیا کرو (اور اُنہیں شامل کرنے کے لئے) اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کرو اور اپنی نیتوں میں وسعت پیدا کرو۔ اپنے نیک ارادوں میں (اپنے بھائیوں کے لئے بھی) گنجائش پیدا کرو اور باہم محبت کرنے میں بھائیوں، باپوں اور بیٹوں کی طرح بن جاؤ۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر 7 صفحہ 122-121) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 193-192)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس دعا میں تدبیر اور دعا کو جمع کر دیا ہے کیونکہ مومن تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ بغیر تدبیر کے دعا کوئی چیز نہیں اور بغیر دعا کے تدبیر کوئی چیز نہیں۔ فرمایا" تدبیر اور دعا دونوں (کو) باہم ملا دینا اسلام ہے، اسی واسطے مَیں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن (الفاتحہ:5)۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اسی کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے۔ مومن جب اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گذرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اُس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا"۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 521 مطبوعہ ربوہ) (الحکم 10 رفروری 1904ء صفحہ 2)

فرمایا کہ" مومن......تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیتا ہے، پوری تدبیر کرتا ہے اور پھر معاملہ خدا پر چھوڑ کر دعا کرتا ہے اور یہی تعلیم قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ میں دی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن (الفاتحہ:5) (الحکم 10/ مارچ 1904ء صفحہ 7)۔ جو شخص اپنے قویٰ سے کام نہیں لیتا ہے وہ نہ صرف اپنے قویٰ کو ضائع کرتا اور اُن کی بے حرمتی کرتا ہے بلکہ وہ گناہ کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 570-569 مطبوعہ ربوہ)

پوری تدبیر اگر نہیں کرتا اور صرف اس بات پر ہی راضی ہو کہ میں دعا کر رہا ہوں اور دعا سے مسئلے حل ہو جائیں گے تو فرمایا کہ یہ بھی گناہ ہے۔ فرمایا کہ" انسان میں نیکی کا خیال ضرور ہے۔ پس اسی خیال کے واسطے اس کو امدادِ الٰہی کی بہت ضرورت ہے۔ اسی لئے پنجوقتہ نماز میں سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کا حکم دیا۔ اُس میں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ فرمایا اور پھر اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن یعنی عبادت بھی تیری ہی کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ اس میں دو باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے یعنی ہر نیک کام میں قویٰ، تدابیر، جدوجہد سے کام لیں۔ یہ اشارہ ہے نَعۡبُدُ کی طرف۔ کیونکہ جو شخص نری دعا کرتا اور جدوجہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا۔ جیسے کسان بیج بو کر اگر جدوجہد نہ کرے تو پھل کا امیدوار کیسے بن سکتا ہے اور یہ سنت اللہ ہے۔ اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے"۔ (ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 174 مطبوعہ ربوہ) (الحکم نمبر 17-10/ مارچ 1904ء صفحہ 6)

اب زمیندار جانتے ہیں کہ بیج بونے کے بعد کھاد دینی بھی ضروری ہے، پانی دینا بھی ضروری ہے۔ جڑی بوٹیاں بھی نکالنا ضروری ہے۔ جنگلی جانوروں سے حفاظت بھی ضروری ہے۔ پس یہ قانونِ قدرت ہر جگہ پر لاگو ہے اور یہاں بھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس کو جس خوبصورتی سے اسلام نے بیان فرمایا ہے کسی اور مذہب نے بیان نہیں فرمایا۔ پھر آپ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اس دعا کو مستقل مزاجی سے کرتے رہنا چاہئے کیونکہ دعا کی قبولیت کی بھی ایک گھڑی ہے پتہ نہیں کب دعا قبول ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کو کب کوئی ادا پسند آ جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن (الفاتحہ:5) یعنی جو لوگ اپنے رب کے آگے انکسار سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ شاید کوئی عاجزی منظور ہو جائے تو اللہ خود ان کا مددگار ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 374 مطبوعہ ربوہ)

پس بندے کا کام عاجزی اور انکسار سے دعا کرتے چلے جانا ہے، اُس سے مدد مانگتے چلے جانا۔ ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں کہ استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے اور اسی پر قرآن کریم نے زور دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن "۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 340 مطبوعہ ربوہ) (الحکم 24/جولائی 1902ء صفحہ 5)

پس یہ نکتہ ہے جس کو سمجھنا بہت ضروری ہے کہ مستقل مزاجی اور تکرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد اُس کے حضور کھڑے ہو کر مانگی جائے، اُس سے مستقل مانگتے چلے جائیں۔

ایک واقعہ ہے، حضرت مسیح موعود کے ایک صحابی تھے (نام مجھے یاد نہیں رہا) لیکن بہر حال لکھنے والے لکھتے ہیں کہ مَیں دیکھ رہا تھا کہ بیس پچیس منٹ سے وہ نماز میں کھڑے ہیں، مسجد اقصیٰ قادیان میں نفل پڑھ رہے تھے، نیت باندھی ہوئی ہے، ہاتھ باندھے ہوئے ہیں۔ تو مجھے شوق پیدا ہوا کہ قریب جا کر دیکھوں کیونکہ ہلکی سی آواز بھی اُن کی آ رہی تھی۔ جب مَیں قریب گیا تو کہتے ہیں پندرہ منٹ وہاں ساتھ بیٹھا رہا ہوں اور ہلکی آواز میں وہ صرف اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن ہی پڑھتے چلے گئے۔ تو یہ عرفان تھا جو ان لوگوں کو حاصل ہوا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت پائی۔

پس یہ فہم اور ادراک ہے اور یہ عرفان ہے جو ہر مومن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسی سے عبودیت کا حق ادا ہوتا ہے۔ پھر آپ یہ بیان فرماتے ہوئے کہ عبودیت کا حق کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تمام کی تمام سعادت خدائے ربّ العالمین کی صفات کی پیروی کرنے میں ہے (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 197) (یا اُس کو اپنانے میں ہے)۔

پس جب بندہ تکرار سے یہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک کرتے ہوئے اپنے آپ کو اُس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی بھی ضرورت ہے ورنہ تو یہ دہرانا ہے اور طوطے کی طرح رَٹے ہوئے الفاظ کو بولنا ہی ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بھی اس کا عرفان حاصل کیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں جو رہے انہوں نے عرفان حاصل کیا، اللہ کے فضل سے جماعت میں اب بھی ہیں جو اس چیز کو سمجھتے ہیں اور اس طرح دعا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’پھر چونکہ ان درجات کے حصول میں بڑی روک ریا کاری ہے۔ (درجات کے حصول میں بڑی روک جو ہے ریا کاری ہے) جو نیکیوں کو کھا جاتی ہے اور تکبر ہے جو بدترین بدی ہے اور گمراہی ہے جو سعادت کی راہوں سے دور لے جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے (اپنے) کمزور بندوں پر رحم فرماتے ہوئے جو خطا کاریوں پر آمادہ ہو سکتے ہیں اور اپنی راہ میں قدم مارنے والوں پر ترس کھا کر ان مہلک بیماریوں کی دوا کی طرف اشارہ فرمایا۔ پس اُس نے حکم دیا کہ لوگ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہا کریں تا وہ ریا کی بیماری سے نجات پائیں اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کہنے کا حکم دیا تا وہ کبر اور غرور سے بچ جائیں۔ پھر اس نے اِہدِنَا کہنے کا حکم دیا تا وہ گمراہیوں اور خواہشات نفسانی سے چھٹکارا پائیں۔ پس اس کا قول اِیَّاکَ نَعْبُدُ خلوص اور عبودیت تامہ کے حصول کی ترغیب ہے اور اس کا کلام اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن قوت، ثابت قدمی، استقامت کے طلب کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور اس کا کلام اِہْدِنَا الصِّرَاط اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم اور ہدایت طلب کی جائے جو وہ ازراہِ مہربانی بطور اکرام انسان کو عطا کرتا ہے۔ پس ان آیات کا ماحصل یہ ہے کہ خدا کا راہ سلوک اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ نجات کا وسیلہ بن سکتا ہے جب تک انتہائی اخلاص، انتہائی کوشش اور ہدایات کے سمجھنے کی پوری اہلیت حاصل نہ ہو جائے بلکہ جب تک کسی خادم میں یہ صفات نہ پائی جائیں وہ درحقیقت خدمات کے قابل نہیں ہوتا‘‘۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر 7 صفحہ 146) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 199-198)

پس یہ مقام ہے عبد بننے کا جو ایک مومن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مقبول دعاؤں یا مقبول عبادت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’واضح ہو کہ اس عبادت کی حقیقت جسے اللہ تعالیٰ اپنے کرم واحسان سے قبول فرماتا ہے (وہ درحقیقت چند امور پر مشتمل ہے) یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی بلند و بالا شان کو دیکھ کر مکمل فروتنی اختیار کرنا نیز اس کی مہربانیاں اور قسم قسم کے احسان دیکھ کر اس کی حمد و ثنا کرنا اس کی ذات سے محبت رکھتے ہوئے اور اس کی خوبیوں، جمال اور نور کا تصور کرتے ہوئے اسے ہر چیز پر ترجیح دینا اور اس کی جنت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے دل کو شیطانوں کے وسوسوں سے پاک کرنا ہے‘‘۔

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ 165) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 201)

جب اس طرح کی عبادت ہو تو پھر فرمایا کہ تب ہی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن (الفاتحہ:5) کا حقیقی تصور اُبھرے گا اور انسان ان بندوں میں شامل ہو گا جو عبدالرحمان کہلانے والے ہیں۔

عبادت سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں مزید فرمایا کہ:

’’خداوند کریم نے پہلی سورۃ فاتحہ میں یہ تعلیم دی ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن (الفاتحہ:5) اس جگہ عبادت سے مراد پرستش اور معرفت دونوں ہیں۔ (یعنی ظاہری عبادت بھی اور اُس کا عرفان حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔) اور دونوں میں بندے کا عجز ظاہر کیا گیا ہے‘‘۔

(الحکم 30 جون 1899 جلد نمبر 3 شمارہ نمبر 23 صفحہ نمبر 3 کالم نمبر 2)

یہ دونوں چیزیں جو ہیں، عجز ظاہر کیا گیا کہ یہ پیدا کرو تو عجز پیدا ہو گا یا عجز ہو گا تو یہ چیزیں پیدا ہوں گی۔ پس جب ہم اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن (الفاتحہ:5) کہیں تو یہ ظاہری عمل بھی ہو اور اس کی معرفت بھی حاصل ہونی ضروری ہے کہ کیوں ہم یہ دعا پڑھ رہے ہیں اور یہ معرفت اُس وقت حاصل ہو گی جیسا کہ مَیں نے کہا اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب مکمل عجز ہو گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں؟ بلکہ پرستش اُس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حُسن و احسان پر (اللہ تعالیٰ نے کتنے احسانات ہم پر کئے ہیں) پوری اطلاع ہو۔ (ہر نعمت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے پتا تو ہے کہ مجھے مل رہی ہے، لیکن یہ پتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے۔ اُس کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو) اور پھر اُس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینے میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دُنیا اُسکی ہستی کے آگے مُردہ متصوّر ہو اور ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اُسی کی درد میں لذّت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُسکے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔ مگر یہ حالت بجُز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو۔ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دُعا سکھلائی ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن (الفاتحہ:5)۔ یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حق پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دیکر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں۔ مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اُسکے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دِل میں بیٹھ جائے۔ خدا کی محبت دِل میں بیٹھ جائے اور دِل اُسی پر توکّل کرے اور اُسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اُسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 54) (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 196-195)

پھر عبادت کے اصول کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا سے پکا تعلق پیدا ہو جاوے اور اُسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔ اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورۃ فاتحہ میں ہی آ جاتا ہے دیکھو ایاک نعبد وایاک نستعین میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے اور پھر اسکے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہیں کی اتباع اور انہیں کے طریق پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے کہ ان لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان میں ہی ان پر غضب نازل ہوا۔ یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصل مقصود سمجھ لیا اور راہِ راست کو چھوڑ دیا‘‘۔ (الحکم 24 اکتوبر 1907 جلد نمبر 11 شمارہ نمبر 38 صفحہ نمبر 11 کالم نمبر 1)

منجانب:
ڈیکو بلڈرز
حیدر آباد۔
آندھرا پردیش

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281, 04027172202
09849128919, 08019590070

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872-224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

گناہ سے نفرت ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اس سے بڑھ کر کوئی نعمت انسان کے لئے نہیں ہے کہ اُسے گناہ سے نفرت ہو اور خدا تعالیٰ خود اُسے معاصی سے بچالیوے مگر یہ بات نری تدبیر یا نری دعا سے حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ دونوں سے مل کر حاصل ہوگی۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ نے تعلیم دی ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (الفاتحہ:5) جس کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ قویٰ خدا تعالیٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں اُن سے پورا کام لے کر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہاں تک تو نے مجھے توفیق عطا کی تھی اُس حد تک تو میں نے اس سے کام لے لیا۔ یہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے معنے ہیں اور پھر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہہ کر خدا سے مدد چاہتا ہے کہ باقی مرحلوں کے لئے میں تجھ سے استمداد طلب کرتا ہوں۔ وہ بہت نادان ہے جو کہ خدا کے عطا کئے ہوئے قویٰ سے تو کام نہیں لیتا اور صرف دعا سے مدد چاہتا ہے ایسا شخص کامیابی کا منہ کس طرح دیکھے گا؟

(البدر یکم مارچ 1904 جلد نمبر 3 شمارہ نمبر 9 صفحہ نمبر 3 کالم نمبر 1-2)

فرمایا جو شخص دعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہی متقی ہے۔ (ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 487 مطبوعہ ربوہ)

اُسی کی دعائیں پھر قبول ہوتی ہیں۔ اگر وہ کوشش کے ساتھ دعا نہیں کرتا جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے تو پھر اس اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا تکرار کیا جائے۔ شیطان کشفی حالت میں چور یا قزاق دکھایا جاتا ہے اس کا استغاثہ جناب الٰہی میں کرے کہ یہ قزاق لگا ہوا ہے تیرے ہی دامن کو پنجہ مارتے ہیں جو اس استغاثہ میں لگ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں مشغول ہو جاتے ہیں دعاؤں میں شیطان کے خلاف۔ فرمایا جو اس استغاثہ میں لگ جاتے ہیں اور تھکتے ہی نہیں وہ ایک قوت اور طاقت پاتے ہیں جس سے شیطان ہلاک ہو جاتا ہے مگر اس قوت کے حصول اور استغاثے کے پیش کرنے کے واسطے ایک صدق اور سوز کی ضرورت ہے۔ (سچائی بھی ہو اور بڑی درد ہو اس دعا کو مانگنے کے لئے) اور یہ چور کے تصور سے پیدا ہوگا‘‘۔ (یہ درد کس طرح پیدا ہوگا؟ ’’یہ سچائی سے آگے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا کس طرح پیدا ہوگا؟ جب یہ تصور کیا جائے کہ شیطان چور کی طرح میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔)‘‘ اور یہ چور کے تصور سے پیدا ہوگا جو ساتھ لگا ہوا ہے۔ وہ گویا ننگا کرنا چاہتا ہے اور آدم والا ابتلاء لانا چاہتا ہے۔ اس تصور سے روح چلا کر بول اُٹھے گی۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ‘‘۔

(الحکم 17 فروری 1901 جلد نمبر 5 شمارہ نمبر 6 صفحہ نمبر 2 کالم نمبر 3)

جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے مثال دی کہ صحابہ یا جن لوگوں کو عرفان حاصل ہے وہ کس طرح نماز میں اسی لفظ کو بار بار دہراتے چلے جاتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا کریں اور اُس سے مدد چاہتے ہوئے شیطان سے بھی بچیں اور پھر مزید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا نمازوں میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا تکرار بہت کرو۔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ خدا تعالیٰ کے فضل اور گمشدہ متاع کو واپس لاتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی مثال دی تھی کہ یہ بار بار کا جو تکرار ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ گمشدہ متاع کو واپس لاتا ہے۔ جو سامان انسان سے کھویا گیا ہے اُس کو اِیَّاکَ نَعْبُدُ واپس لے کے آتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 469 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ ان شہ پاروں کو، جواہر پاروں کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے والا بنائے اور ہم خدا تعالیٰ کے اُن بندوں میں شامل ہو جائیں جن کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی استعانت حاصل رہتی ہے اور جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھتا ہے۔ اور اس رمضان سے ہم بھر پور فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ جو بقیہ دن رہ گئے ہیں ان میں خاص طور پر دعاؤں پر بہت زور دیں۔ ☆☆☆

ڈاکٹر عبد السلام

وحدۃ کا ترجمان ڈاکٹر عبد السلام ‏ — احمدیت کا رازداں ڈاکٹر عبد السلام
آج عشق و عقل کا گوہر و غوّص کون ؟ — کہہ رہا ہے آسماں ڈاکٹر عبد السلام
چار میں تقسیم یہ عالمِ امکاں نہیں — ایک قوّت کی زباں ڈاکٹر عبد السلام
آدمیّت کیلئے ایک مینارِ ضیاء — ہم میں اِک سورج نہاں ڈاکٹر عبد السلام
کندہ ہے لوحِ جبیں پر الف واؤ اور لام — امتحاں پر امتحاں ڈاکٹر عبد السلام
محفلِ تحقیق کا قائم و روشن چراغ — داستاں در داستاں ڈاکٹر عبد السلام
فخر ہے اِسلام کا وہ محمدؐ کا غلام — دستِ دستارِ جہاں ڈاکٹر عبد السلام
عیسیٰ ثانی کا ہے ایک فرزند جلیل — اور اِک عُلوی نشاں ڈاکٹر عبد السلام
کھولے قدرت کا جگر پائے مقصد کا گہر — چودھویں صدی کا گماں ڈاکٹر عبد السلام
آسمانِ علم کا چمکا ناظرؔ آفتاب — خود عیاں کا ہے بیاں ڈاکٹر عبد السلام

(۷ جنوری ۱۹۸۱) (پیام احمدی مصنفہ غلام نبی ناظرؔ)

ملکی رپورٹیں

سکندر آباد میں رمضان کے لیل و نہار

الحمد للہ کہ یکم اگست 2011 سے نماز تراویح کا آغاز ہوا۔ حسب سابق یہاں 2 مقامات پر نمازیں ہوتی رہیں۔ ہر دو مقامات پر بعد نماز فجر درس الحدیث اور بعد نماز تراویح درس القرآن ہوتا رہا۔

ہفتہ قرآن و جلسہ یوم القرآن مورخہ 7.8.11 تا 13.8.11 جماعت احمدیہ سکندر آباد میں ہفتہ قرآن منایا گیا۔ مکرم امیر صاحب، خاکسار، مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب، مکرم عرفان احمد سہگل صاحب، مکرم عبدالحمید شہزاد صاحب، مکرم محمد عمران اللہ صاحب، مکرم داؤد احمد الہ دین صاحب نے قرآن کریم کے مختلف عناوین پر روشنی ڈالی۔ مورخہ 14.8.11 کو احمدیہ مسجد نور میں بعد نماز عصر تا مغرب جلسہ یوم القرآن مکرم محمد عبد اللہ بدر صاحب امیر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ بعدہ خاکسار نے قرآن کریم اور سودی لین دین کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اقتباسات کی روشنی میں سود کی ممانعت اور سود سے نجات پانے کا ذکر کیا۔ آخر پر صدر اجلاس مکرم امیر صاحب نے محاسبِ قرآن مجید پر خطاب فرما کر دعا کروائی۔ مورخہ 29.8.11 کو بعد نماز تراویح مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ مورخہ 31.8.11 کو ٹھیک ساڑھے دس بجے مسجد نور میں مکرم امیر صاحب نے نماز عید الفطر پڑھا کر خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام اجتماعی عبادات میں احباب جماعت بڑے ذوق و شوق سے شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ سکندر آباد)

چوتھا سالانہ صوبائی اجتماع جھارکھنڈ

مورخہ 18 ستمبر کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ہری جھارکھنڈ کو اپنا چوتھا سالانہ صوبائی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع کی کاروائی کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد ازاں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں مہمان خصوصی محترم امیر صاحب نے اجتماع کی غرض و غایت کے بارے میں بتایا صبح 10 بجے علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جس میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اختتامی تقریب میں خاکسار قائد صوبائی نے شکریہ احباب کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ (نیک محمد صوبائی قائد جھارکھنڈ)

صوبائی اجتماع چھتیس گڑھ

مورخہ 2.10.11 تا 3.10.11 صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ چھتیس گڑھ بمقام جماعت احمدیہ چھپورا رائے پور منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد ازاں خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ اسی دن صبح دس بجے افتتاحی تقریب منعقد کی گئی جس میں مکرم زونل قائد صاحب نے خدام و اطفال سے خطاب کیا۔ مورخہ 3.10.11 کو بعد دوپہر اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت نظم کے بعد خاکسار نے خدام سے خطاب کیا بعد ازاں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اس موقعہ پر سنی مسلمانوں اور ہندوؤں میں اس منظم پروگرام کا بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ اجتماع میں 86 افراد نے شمولیت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام حاضرین کو جزائے خیر دے۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج چھتیس گڑھ)

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ رفعت سریر صاحبہ کا نکاح عزیز لقمان احمد میر صاحب ابن مکرم محمد ادریس میر صاحب ساکن گاگرن شوپیاں کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے مکرم مولوی محمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ نے مورخہ 16.9.11 کو پڑھایا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر سے مؤدبانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (سریر احمد لون امیر جماعت ناصر آباد)

ریلوے ریزرویشن بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۱ء

جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کیلئے نظامت ریلوے ریزرویشن کی طرف سے واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2011 تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل مندرجہ ذیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station..................to.......................... Date.....................Class..............

Seat/ Berth............Train No.........Train Name..................

Reservation up to ....Name........... Male/Female........... Age..........

اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپ کیلئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے اس سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۱)

تقریر برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2010ء

عصر حاضر کے اقتصادی بحران کا حل اسلامی تعلیم کی روشنی میں

محترم شیراز احمد صاحب ۔ ناظر تعلیم قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ :

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ. ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا. فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ. وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ. هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ. (البقرہ 276)

ترجمہ: وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے (اپنے) مَس سے حواس باختہ کردیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا یقیناً تجارت سود ہی کی طرح ہے۔ جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کے پاس اُس کے ربّ کی طرف سے نصیحت آجائے اور وہ باز آجائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اُسی کا رہے گا اور اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

اسلامی تعلیمات پر آنے سے پہلے ہمیں یہ اقتصادی بحران Economic Crisis, Credit Crunch, FinancialCrisis پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ اسکے لئے USA کی Economy پر کچھ نظر ڈالتے ہیں۔

USA-Globlal Financial Crisis کی دین:

دنیا میں USA Capitalism کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ جو مالی بحران ہوا ہے اِسے ’’Made in USA‘‘ کہا جاسکتا ہے۔ یہ USA میں شروع ہوا اور پھر USA سے ساری دنیا میں Export ہوا ہے۔ اسی طرح ساری دنیا میں پھیل گیا۔

مالی بحران کی وجوہات:

ہر ملک کے مالی اور اقتصادی نظارم کو بہتر رنگ میں چلانے کے لئے ملک میں قانون وقاعدہ بنتا ہے۔ جیسے بینکنگ قوانین، اقتصادی قوانین، اور Capital Market قوانین کہا جاتا ہے۔ امریکہ میں اس قسم کے قوانین اور قواعد موجود تو ہیں لیکن ان پر سختی سے عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ اگر ملک کے مالی نظام اور اقتصادی نظام کو مضبوط کرنا ہے تو Companies کو مالی یا Financial Market میں صحیح اسکیم اور مالی Products لانا بہت ضروری ہے۔ لیکن امریکہ میں کمپنیوں نے اس قسم کی اسکیمیں یا مالی Products بنائے جسکا مقصد صرف یہی تھا کہ کس قدر ٹیکس اور قانون سے بچا جاسکتا ہے اور کس طرح جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ منافع کمپنیاں بنا سکیں۔ اسکا مالی اور اقتصادی نظام پر بہت برا اثر پڑا۔ Accounting method کو اس طرح بنایا گیا کہ اسکے ذریعہ اصل مالی حقیقت کا پتہ ہی نہیں لگ سکتا تھا۔ اسکا بھی بہت نقصان ہوا۔ نئی تکنیک یعنی موبائل فون اور انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے ایسی اسکیمز مارکیٹ میں لائی گئیں جو قانون کی پکڑ سے باہر تھیں۔ اسکا بھی بہت نقصان ہوا۔

Investment Bankers:

نئے قسم کے Bankers پیدا ہوئے جنہیں Investment Bankers کہا جاتا ہے۔ Investment Bankers اتنے بڑھ گئے کہ امریکہ کا 25% کارپوریٹ پروفٹ Investment Bankers سے ہی آتا تھا۔ اس قسم کے Investment Bankers اپنے کارکنان کو بہت بڑی تنخواہ دیتے اور دنیا بھر کے دیگر اداروں سے اپنی طرف ماہرین Management, Finance, Maths, اور Science کو کھینچ لیا۔ اس قسم کی ایک کمپنی کے CEO کی تنخواہ 50 کروڑ ڈالر سالانہ تھی۔

Investment Bankers کی اسکیمس:

امریکہ کے Investment Bankers نے ایسی اسکیمز بنائیں جو امریکہ کے Federal Reserve، Securities Bank Credit Rating Exchange Control, Agencies، اور Accounting Standards کی قانونی پکڑ اور سمجھ سے باہر تھے۔ مقصد صرف یہی تھا کہ جلد سے جلد پیسہ کمایا جائے۔ اس کا بہت نقصان ہوا۔ کئی Investment Banking کمپنیز اپنے قرض کے دباؤ میں ڈوب گئیں۔ (یہ کمپنیز قرض لے کر Investment کرتی تھیں۔ یا دوسروں کو قرض دیتی تھیں۔ Investment کی قیمت گرنے لگی یا دیا ہوا قرض واپس نہیں ملا۔ تو اپنا لیا ہوا قرض واپس نہیں کرسکے) اسکا اثر سارے امریکہ میں ہوا۔ جب اس قسم کی کمپنیز ڈوبنے لگیں تو امریکہ کو اقتصادی نقصان ہوا۔ اور جن کی نوکری گئی انکو بہت مالی نقصان ہوا۔

اقتصادیات میں نوبل انعام جیتنے والے Joseph Stiglitz نے ستمبر 26/2008ء کو ’’Gaurdian‘‘ میں بیان دیا اس سے یہ بات کھل کر سامنے آجائیگی۔ وہ کہتے ہیں۔ ’’They were innovating, all right,but not in ways that made the economy stronger. Some of America's best and brightest were devoting their talents to getting around standards and regulations desingned to ensure the efficiency of the economy and safety of the banking system"

اسکا خلاصہ یہ ہے: سکیمز بنائی جارہی تھیں لیکن یہ سکیمز ایسی نہیں تھیں جس سے امریکہ کی اقتصادیت مضبوط ہوسکے۔ امریکہ کے ماہرین اور بہترین دماغ رکھنے والے اپنی ساری صلاحیت اور کابلیت اس میں صرف کررہے تھے کہ کس طرح قانون اور قوائد سے باہر نکلا جاسکے۔ ایسے قانون اور قوائد جس کے ذریعہ سے ملک کی اقتصادی اور بینکنگ نظام کو مضبوط اور بہتر بنایا جاتا ہے۔‘‘

Sub Prime Lending:

اب آتے ہیں ایک نئے قسم کے قرض دینے کی اسکیم کی طرف جسے Sub Prime Lending یا Sub Prime Mortgage کہا جاتا ہے۔ اس سکیم کے تحت مالی ادارے انکو قرض دیتے ہیں۔ جو کہ پہلے سے قرض لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اسکی ادائیگی نہ کرسکے۔ امریکہ کے 25% باشندے اس زمرے میں آتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جب اقتصادیت کو قرض یا سود سے بھر دیا جاتا ہے تو شروع میں Investment Boom, Housing Consturction Boom ہوتا ہے۔ جو حقیقت میں ایک بُلبلہ ہوتا ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد قیمتیں گرنے لگتی ہیں۔ اسکا بہت نقصان اقتصادیت پر پڑتا ہے۔

مصنوعی زندگی (Artificial Living) اور قرض کی عادت (Credit Culture):

امریکہ گورنمنٹ کا یہ دستور رہا کہ وہ اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتی ہے۔ امریکہ کا بہت بڑا خسارہ بجٹ ہے۔ امریکہ گورنمنٹ اپنے خسارہ بجٹ اپنی آمدنی سے پورا کرنے کی بجائے قرض لیتے ہیں۔ امریکہ کے Federal Reserve Treausury bonds بیچ کر قرض لیتی ہے۔ امریکہ گورنمنٹ کی عادت ہوگئی ہے کہ وہ ملک کو قرض پر چلاتی ہے۔ امریکہ کے PUBLIC DEBT ایک رپورٹ کے مطابق $11.3 Trillion ہے۔ TREASURY BONDS کا 10% حصہ چین نے خریدا ہے۔ حقیقت میں چین USA کا BANKER بن گیا ہے۔ USA قرض لیتی ہے چین قرض دیتی ہے۔ جو گورنمنٹ کا حال ہے وہی USA کے باشندوں کا حال ہے۔ قرض لیکر ہی انکی زندگی چلتی ہے۔ ہر قسم کا قرض (MORTGAGE, CREDITCARD,AUTO) بہت اسانی سے ملنے لگا اس کی وجہ سے امریکن باشندے قرض لیتے گئے اور قرض لیکر چیزیں خریدتے گئے۔

USA باشندوں کی زندگی کا طرز عمل اس پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

امریکہ میں دنیا کی صرف 5% آبادی رہتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کی طاقت (ENERGY) کا 24% حصہ امریکہ کے باشندے استعمال کرتے ہیں۔ جو طاقت 13 چائنیز یا 31 ہندوستانی یا 128 بنگلادیشی یا 370 تو پیانس استعمال کرتے ہیں وہ ایک اکیلا امیریکن باشندہ استعمال کرتا ہے۔ امیریکن باشندوں کی ایک دن کی کھانے کی مقدار 815 BILLOIN CALORIES ہے۔ ماہرین کے مطابق 615 BILLOIN CALORIES کافی ہے۔ یعنی 200 BILLION CALORIES ایک دن میں EXTRA استعمال کیا جارہا ہے۔ 200 BILLION CALORIES سے ان غریب ممالک میں 800 MILLOIN لوگوں کا پیٹ بھرا جاسکتا ہے۔ ہر روز 2 لاکھ ٹن کھانے کی چیزوں کو ضائع کیا جاتا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر غریب ممالک کے باشندے بھی اپنی زندگی اس طرح گزارنے لگے تو پھر زمین کے سائز کے 4 سیاروں کی ضرورت پڑے گی۔ یہاں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ اگر امریکہ کے باشندے اپنی آمدنی سے خرچ کررہے ہیں تو اس کا ECONOMY یا اقتصادیات کا کیا نقصان ہے؟ چلئے حقیقت پر نظر ڈالتے ہیں۔

امریکن باشندے قرض میں ڈوبے ہوئے ہیں:

امریکن باشندوں کا جہان ہے کہ ایک بہت اچھی معیار زندگی گزاریں۔ اس لئے ہر نئی چیز خریدی جاتی ہے۔ جب مطالبہ زیادہ ہوگیا تو فیکٹریوں میں پروڈکشن بڑھ جاتا ہے۔ فیکٹریوں میں INVESTMENT بڑھتی ہیں۔ تو نوکریاں بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور تنخواہ اور بونس بھی بڑھ جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں اچھی لگتی ہیں۔ اقتصادیات بڑھنے لگتی ہے۔ سب کا فائدہ ہوتا ہے۔ ان سب کے باوجود امریکہ کی ECONOMY کیوں ڈوب گئی؟

حقیقت پر نظر ڈالتے ہیں:

امیریکہ کے باشندے جو بھی خریدتے ہیں۔ وہ قرض اور CREDIT CARD سے خریدتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق امیریکہ کے باشندوں کے پاس اوسطاً 13 CREDIT CARD ہوتے ہیں۔ ان کی بچت ZERO ہے۔ گھریلو سامان

کے لئے جو قرض لیا جاتا ہے۔وہ 1974 میں 680 بلین ڈالر تھا۔اور 2008 میں وہ 14 ٹریلین ڈالر تھا۔یعنی 14000 بلین ڈالر تھا۔ہر سال آمدنی سے 800 بلین ڈالرز ائد خرچ کیا جاتا رہا ہے۔یعنی USA کے باشندے ہر سال 800 بلین ڈالر قرض میں ڈوبتے رہے ہیں۔

USA کی ECONOMY کی طاقت:

USA کی طاقت اس اقتصادی ماڈل پر تھی کہ ان کے باشندے ہر چیز خریدیں چاہے قرض یا CREDIT CARD پر ہی کیوں نہ ہو!

یہی عادت کہ ہر چیز خریدنی چاہئے اور اس کے لئے قرض اور CREDIT CARD کا استعمال کیا جائے۔رجحان اور اس عادت نے امریکہ کی اقتصادیات کو ڈوبا دیا۔کیوں کہ ساری دنیا کی اقتصادیات کا تعلق امریکہ سے ہے۔اور امریکہ کا بحران عالمی اقتصادی بحران بن گیا۔

USA کی ECONOMY ڈوبنے کے بعد کچھ ماہرین کا بیان:

(1) NOBLE LAUREATE JOSEPH STIGITZ SAID,

"BY ALLOWING EVEN COMMERIAL BANKS INTO THIS RISKIER TERRITORY AND ENCORAGEING STOCK OPTIONS AS PAY, YOU HAD AN INCREASINGLY SHORT-SIGHTED FOCUS ON IMMEDIATE PROFITS. IT CREATED A CULTURE OF GAMBLING.

جلد سے جلد فائدہ کمانے کے رجحان نے گیمبلنگ (GAMBLING) کا ماحول پیدا کر دیا۔

(2) WARREN BUFFET (THE BILLIONAIRE INVESTOR)HAS CALLED THE NEW FINANCIAL SCHEMES AND PRODUCTS AS."FINANCIAL WEAPONS OF MASS DESTRUCTION"

(3)ALAN GREEN SPAN [HE WAS FEDERAL RESERVE CHAIRMAN

"ONCE IN CENTURY CREDIT TSUNAMI"

:EXPERTS IN USA

امریکہ میں دنیا کے بہترین BUSINESS MANAGEMENT COLLEGES ہیں۔مشہور MANAGEMENT ماہرین ہیں۔ ماہر Financial Expert ہیں۔ Economist ہیں۔ Economics میں نوبل انعام حاصل کرنے والے Economicst کی تعداد امریکہ میں بہت ہے۔IMF اور ورلڈ بنک امریکہ میں ہیں۔یہ دو ادارے دوسرے ملکوں کی اقتصادیات پر نظر رکھتے ہیں۔ اور دوسرے ملک کے Economic نظام کو بہتر بنانے کے لئے مشورہ دیتے ہیں اور تجاویز دیتے ہیں۔

سوال یہ اُٹھتا ہے کہ یہ سارے ماہرین اور ادارے اپنے اقتصادی اور FINANCIAL علم اور تجربہ سے امریکہ کو کیوں نہیں بچا سکے؟

الہام اور انسانی عقل:

اب تک میں نے امریکہ کی اقتصادیات کس طرح چلتی ہے۔اس کی اصل طاقت کیا ہے اور کس طرح وہ قرض کے دباؤ میں ڈوب گئی۔یہ سب بیان کیا ہے اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ ہمارے احمدی طالب علم اور نوجوان نسل سوچے کہ امریکہ کی حکومت و امریکن اقتصادیات کے ماہرین کی POLICIES اور FINANCIAL POLICIES USA کو ڈوبنے سے نہیں بچا سکی۔ باوجود اس کے کہ ان کے پاس۔اکنامک فائینشل بینکنگ مینجمنٹ کا بہت گہرا تجربہ اور علم ہے امریکہ کی اقتصادیات کے ڈوبنے کے بعد ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ اتنا بڑا اور ترقی یافتہ ملک اور اسکے ماہرین غلطی کر سکتے ہیں تو پھر صحیح اقتصادی پالیسی کہاں سے مل سکتی ہے؟ ۔

اسکا جواب یہ ہے کہ صرف الہام کے ذریعہ جو اللہ تعالیٰ Economic اور Financial Policies اتارتا ہے وہی ایک ملک کو ترقی کے راستوں پر چلا سکتا ہے۔الحمدللہ۔

الہام،قرآن،خلافت:

اور الہامی تعلیم جو قرآن میں موجود ہے اس کو صرف اور صرف ہمارے خلفاء کرام سمجھ کر دنیا کو پہلے سے ہی متنبہ کر دیتے ہیں۔الحمدللہ۔

خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تنبیہ:

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے 24 FEBRUARY 1990 کو لندن میں ایک لیکچر دیا ''Islam's Respons To contemporary Issues"

اسی طرح canada جلسہ سلانہ 1996 کا اختتامی خطاب جو انگریزی میں تھا Universal Moral Values,Politics and World Peace" میں یہ بات کھول کر ساری دنیا کے سامنے رکھ دی تھی یعنی 1996&1990 میں کہ دنیا کا کوئی بھی مالی نظام جو INTEREST یعنی سود پر چلتا ہے تو ضرور مالی اقتصادی بحران ہی اسکا نتیجہ ہے۔دنیا کا سب سے بڑا دشمن وہ اقتصادی نظام ہے جو سود پر چلتا ہے۔CAPITALISM کا یہ نظام دنیا کو بار بار مالی بحران کی طرف لے جاتا ہے اور پھر یہ عالمی جنگ کا ذریعہ بنتا ہے۔

سود کی لالچ کی وجہ سے بنک قرض دیتا ہے

:حضور مزید فرماتے ہیں کہ:

بنک کے ذریعہ یہ موقعہ مل جاتا ہے کی بنک سے قرض لیا جا سکتا۔حقیقت میں قرض لینے والا کیونکہ قرض آسانی سے مل جاتا سوچے سمجھے بغیر قرض لیتا جاتا ہے۔حقیقت میں قرض لینے والا بنک سے نہیں بلکہ اپنے مستقبل سے قرض لیتا رہتا ہے۔بنک قرض دیتا ہے قرض لینے والا قرض لیکر اپنی زندگی گزارتا ہے زیادہ سے زیادہ چیزیں خریدتا ہے۔کمپنیوں کی فروخت بڑھ جاتی ہے۔ملک کی اقتصادیت بہت تیزی سے بڑھنے لگتی ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے سارا نظام گھُٹ کے رہ جاتا ہے۔بنک کے پاس قرض دینے کے لئے کچھ نہیں رہتا کیونکہ قرض لینے والے پیسے لوٹا رہے ہوتے۔ ایسے وقت میں اقتصادیات ڈوب جاتی ہیں۔

:THE MAFIAS OF CAPITALISM

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

CAPITALISM جنم دیتی ہے پیسوں کے مافیہ کو جب پیسہ ہی زندگی کا مقصد بن جاتا ہے انسان کو پیسہ اور دنیا کمانے کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا انسان بے انتہا خودغرض بن جاتا ہے اور اخلاقی قدروں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔

اس کا کیا حل ہے؟ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قربانی کی ضرورت ہے اپنے رہنے کے معیار کو کم کرنا پڑے گا۔ایک مہم شروع کرنے کی ضرورت ہے جس کے ذریعہ اپنی زندگی کے مصنوعی حالات (ARTIFICIAL LIVING) کو حقیقت کی طرف لوٹانا ہوگا۔یعنی اپنی زندگی قرض پر نہیں بلکہ اپنی آمدنی پر چلانی ہوگی پھر اقتصادی نظام صحیح طور پر چل سکے گا۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے 24 فروری 1990 کے لیکچر میں امریکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

صرف وقت کی بات ہے USA کا بہت بڑا خسارہ بجٹ ہے امریکا کے باشندے قرض میں ڈوبے ہوئے ہیں USA بہت بڑا ملک ہے اس لئے وقت لگے گا قانون قدرت اسکو ضرور ڈبائیگا۔کیونکہ قرض لیکر زندگی گزارنے کا صرف یہی ایک نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اقتصادیات قرض کے دباؤں میں ڈوب جاتی ہے۔

اسلامی اقتصادی نظام کا خلاصہ:

اسلامی تعلیم صرف یہ نہیں بتاتی کہ کیسے حلال مال کمایا جائے بلکہ یہ بھی تعلیم دیتی ہے کہ اس حلال مال کو کس طرح خرچ کیا جائے۔اقتصادی نظام کو صحیح طور پر چلانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔

قرضہ حسنہ جو سود کے بغیر ہوتا ہے وہ اقتصادی نظام کو ڈوبنے سے بچاتا ہے کیونکہ قرض سود کے بغیر دیا جاتا ہے قرض دینے والا کبھی بھی سود کی لالچ سے اقتصادی نظام کو قرض سے نہیں بھرتا۔اسکی وجہ سے ملکی باشندے قرض لیکر اپنی زندگی نہیں گزارتے اپنی آمدنی کے اندر رہتے ہوئے اپنی زندگی گزارتے ہیں۔اپنے مستقبل سے قرض لینے کا نظام ہی بند ہو جاتا اور اس وجہ سے اقتصادی نظام حقیقت پر چلتا ہے۔

اس تقریر کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصیحت جو آپنے خطبہ جمعہ 31/اکتوبر 2008ء میں فرمائی تھی اُس سے میں یہ ختم کرونگا۔انشاء اللہ

قرض آسانی سے دینے کا نظام اور قرض لینے والے سوچے سمجھے بغیر قرض لیتے ہیں۔اس بارے میں حضور اقدس فرماتے ہیں:

''یہ صورت حال صرف یہاں نہیں ہے،امریکہ میں بھی ہے اور دنیا میں بھی ہے تو بہر حال جیسا کہ میں نے کہا کہ قانون قدرت پھر اپنا کام کرتا ہے جب ایک حد کو پہنچ کر لوگوں کی قرض کی واپسی کی طاقت ختم ہوئی تو بنکوں کو ہوش آئی کہ ہمارا اپنا پیسہ تو قرض میں تھا نہیں۔یہ تو دوسروں کا پیسہ تھا اور پھر انہوں نے مزید قرضے دینے بند کر دیئے اور نہ صرف ان غیر پیدا اواری مقاصد کے لئے قرضے دینے بند کر دیئے بلکہ پیداواری مقاصد کے لئے بھی قرضے دینے بند کر دیئے۔اس کا پھر یہی نتیجہ نکلا کہ پوری معیشت متاثر ہوگئی اور ملکوں کی معیشتوں کا کیونکہ ایک دوسرے پر انحصار ہے اس لئے پوری دنیا اس لپیٹ میں آگئی''۔

حضور اقدس نے ہمارے سامنے ایک لائحہ عمل رکھا جس کا خلاصہ یہ ہے۔اپنی ذاتی زندگی میں بھی اور ملک کو بھی اپنی آمدنی کے اندر رہنا چاہئے۔قناعت پیدا کی جائے۔قرض کی دلدل سے بلکل بچ کر رہیں۔سود سے بچو۔ امیر ممالک غریب ممالک کی NATURAL RESOURCES کو قبضہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ملک کو چلانے والے اپنے ملک سے وفا کریں۔غریبوں کی ضرورت کا پورا خیال رکھیں۔

آخر میں حضور اقدس کی اہم نصیحت جو آپنے اس خطبہ میں فرمائی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

''تو یہ سب کچھ جو دنیا میں معاشی بحران کی صورت میں ہمیں نظر آرہا ہے اس کی اصل وجہ کی طرف اب بھی ان لوگوں کی سوچیں نہیں جا رہیں اور وہ ہے سب قدرتوں کے مالک اور رازق خدا کو حقیقی طور پر نہ ماننا۔یا ماننے کا حق ادا نہ کرنا،یہ بھی نہ ماننا ہی ہے۔یہ طاقتیں یا ملک جو معاشی لحاظ سے مضبوط ہیں یا کچھ عرصہ پہلے تک مضبوط تھے اس طرف کم توجہ دیتے ہیں کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کا اپنا بھی ایک قانون چل رہا ہے۔''

حضور مزید فرماتے ہیں:

''اس وقت ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو اس بات سے ہوشیار کریں کہ ان سب آفتوں اور بحرانوں کی اصل وجہ خدا تعالیٰ سے دُوری ہے۔بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف عدم توجہگی ہے۔دوسروں کے وسائل پر حریصانہ نظر رکھنا ہے۔پس اگر مستقل حل چاہتے ہیں تو ان چیزوں کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے۔کئی بلین ڈالرز یا کئی بلین پاؤنڈز کی جو بیل آوٹ (Bailout) ہے یا خرچ کرنا

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

اظہار تشکر

قسط: آخری

محمد عمر۔ نائب ناظر اعلیٰ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا دور مسعود

اس دوران 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا شری لنکا میں ورود مسعود ہوا۔ ایک روز اس مسجد میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں۔ یہ مسجد گاؤں کے اندر بنی ہوئی تھی۔ اس وجہ سے حضور نے خواہش فرمائی کہ برلب سڑک مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کیلئے ایک جگہ دیکھی جائے۔ چنانچہ حضور انور کے منشا مبارک کے مطابق قریباً نصف ایکڑ زمین مع ایک دومنزلہ عمارت کے خریدی گئی جو مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے استعمال کی جانے لگی۔ علاوہ ازیں وہاں ایک عمارت جامعہ احمدیہ کیلئے تعمیر کی گئی جہاں چند طلبا بفضلہ تعالیٰ زیر تعلیم ہیں۔

1983ء کے ماہ نومبر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا مع قافلہ آسٹریلیا سے لمبا سفر طے کرکے شام کے وقت شری لنکا کے ایئرپورٹ میں ورود باسعود ہوا۔ حضور انور اور محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کا احباب و خواتین کی طرف سے پرتپاک استقبال کیا گیا۔ حضور انور کا پروگرام پانچ دن کا تھا۔ اس اثناء میں مجلس شوریٰ، مجلس عرفان، نیشنل صدر کا انتخاب، تربیتی اجلاس وغیرہ عمل میں لائے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور انور کی تقریر، خطاب وغیرہ کا ساتھ ساتھ تامل میں ترجمہ کرنے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوتی رہی۔ چھ دن کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ کراچی کیلئے روانہ ہوئے۔

جلسہ سالانہ کا اجراء:

خاکسار کے شری لنکا آنے کے بعد ازسرنو جلسہ سالانہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت نے نہایت ایمان افروز طریق پر چندہ اور اشیاء خورد نوش کا انتظام کرکے جلسہ کو بہت کامیاب بنایا۔ چونکہ نوجوانوں کے لئے یہ پہلا تجربہ تھا اس لئے مقررین کو خاکسار نے ہی تقریریں لکھ کر دیں تھیں اس کے بعد بفضلہ تعالیٰ ہر سال یہ جلسہ سالانہ باقاعدہ منعقد ہوتا رہا ہے۔

مربیان: خاکسار کی تحریک پر چار طلبا کو قادیان اور ربوہ بھیج کر جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے کا اہتمام کیا گیا چنانچہ تعلیم مکمل ہونے کے بعد یہ چاروں مربیان علی الترتیب کولمبو، نگمبو، پسیالہ اور پولہ نارو میں مقرر کئے گئے۔ خدا کے فضل سے 1978ء سے لیکر کم وبیش ہر سال خاکسار کو ایک دو مہینے کیلئے شری لنکا جانے اور تبلیغی تربیتی تعلیمی فرائض سرانجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔

2007ء کو خاکسار کو حکم ہوا کہ شری لنکا جائے چنانچہ اس کی تیاری کر رہا تھا تو مجھے قادیان سے ہدایت موصول ہوئی کہ شری لنکا کیلئے بجائے قادیان کیلئے رخت سفر باندھ لوں۔ اس لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ناظر اصلاح وارشاد مقرر فرمایا ہے۔

چنانچہ خاکسار مع اہلیہ 21 مئی 2007ء کو کالیکٹ سے قادیان کیلئے روانہ ہوا اور 24 مئی کو قادیان پہنچا۔

اس بارے میں حضور انور کی طرف سے جو ارشاد موصول ہوا وہ درج ذیل ہے۔

پیارے مکرم مولانا محمد عمر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کو ناظر اصلاح وارشاد قادیان مقرر کر رہا ہوں۔ تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے یہ بڑا وسیع اور اہم کام ہے۔ اسلئے آپ کو وسیع جائزے بھی لینے ہوں گے کہ کہاں کہاں تربیت کی ضرورت ہے تبلیغ کی زیادہ گنجائش کہاں ہے۔ اور جہاں زیادہ بہتری پیدا کی جاسکتی ہے اس کے لئے کیا اقدام کرنے چاہئیں۔ آپ کے ذہن میں اگر کوئی اسکیم آئے تو مجھے بھجوائیں اور اس لحاظ سے آپ آزاد ہو کر اپنی سوچ کے مطابق کام کا لائحہ عمل ترتیب دیں۔ اللہ آپ کا شمار میرے سلطانِ نصیر میں فرمائے۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اسی سال خاکسار کو حکم ملا کہ لندن میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں زیر عنوان احمدیت کے حق میں نصرت الٰہی کے نظارے تقریر کروں۔ اسی طرح یہ حکم بھی ملا کہ جرمنی میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں زیر عنوان خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں تقریر کروں۔ چنانچہ خاکسار کو ان ہر دو جلسوں میں تقریر کی توفیق ملی۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

جلسہ کے بعد خاکسار کو لندن اور جرمنی کے علاوہ ہالینڈ، ہمبرگ، آکسفورڈ، برمنگھم، بیلجیم، ساؤتھ لندن وغیرہ جماعتوں کے دورے کی توفیق ملی۔ فالحمدللہ۔

جلسہ سالانہ قادیان میں تقریر:

خدا کے فضل وکرم سے خاکسار کو 1965 سے جلسہ سالانہ قادیان میں تقریر کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ کم و بیش تین چار سالوں کے علاوہ 1965 سے لیکر 2009 تک خاکسار کو جلسہ سالانہ قادیان میں تقریر کی توفیق ملتی رہی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

دورہ جات: خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کو جنوبی ہند کے آندھرا پردیش، کرناٹک، تامل ناڈو، کیرلہ، اڑیسہ وغیرہ صوبہ جات کی جماعتوں کا تبلیغی وتربیتی دورہ کرنے اور وہاں منعقد ہونے والے سالانہ جلسوں اور کانفرنسوں میں شرکت وتقریر کی توفیق ملتی رہی۔ اس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ تاہم تین اہم کانفرنسوں کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے نومبر 1993ء میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ عام پیشوایان مذاہب کا احترام اور قومی یکجہتی کے عنوان پر منعقد ہوا۔ اس جلسہ عام میں شری آر وینکٹ رامن سابق صدر جمہوریہ ہند مہمان خصوصی تھے۔ اس جلسہ عام میں خاکسار کی تقریر کے بعد انہوں نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے کہا Very Sweet Lecture

۲۔ 1977 ماہ اپریل میں تامل ناڈو کے ہندوؤں کے مرکز Madurai میں شری شنکر آچاریہ سوامی کی زیر نگرانی مختلف علمی موضوعات پر جلسے منعقد ہوئے۔ ایک دن مذاہب عالم پر جلسہ رکھا گیا۔ اس میں تقریر کرنے کے لئے مختلف اسلامی جماعتوں کو دعوت دی گئی لیکن انہوں نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ ہندوؤں کے جلسہ میں ہم اسلام کے بارے میں تقریر نہیں کریں گے۔ اسی طرح کا ایک دعوت نامہ مدراس کے احمدیہ مشن کو بھی ملا تھا۔ خاکسار نے اس دعوت کو قبول کیا اُس وقت محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب مدراس میں موجود تھے۔ اس دعوت نامہ پر محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب، محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد مدورائے پہنچا۔ شام کو پانچ بجے پبلک جلسہ کا وقت مقرر تھا۔ وقت مقررہ سے پہلے ہی جلسہ گاہ اپنے گوروجی کے درشن کیلئے سامعین سے پُر ہوگئی حاضری 25 ہزار سے اُوپر بتائی گئی۔ مختلف مذاہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے مذہب کا تعارف کرتے ہوئے تقریر کی۔ محترم حافظ صاحب اور محترم نوجوان صاحب۔ انگریزی میں نہایت پُر اثر تقریریں کیں۔ خاکسار نے تمیں منٹ تک بین الاقوامی یکجہتی اور امن عالم کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر اپنا مقالہ پڑھ کر سنایا۔ جلسہ کے بعد شری شنکر آچاریہ سوامی جی کی طرف سے خاکسار کے نام ایک رقعہ ملا کہ وہ اراکین وفد سے علیحدگی میں ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم تینوں وقت مقررہ پر سوامی جی کے آشرم میں پہنچے اُس وقت مختلف یونیورسٹیوں کے پروفیسر صاحبان شہر کے بہت سارے دانشور موجود تھے۔ شری سوامی جی نے اپنے قریب ہمیں جگہ دی۔ سوامی جی اسلام کے بارے میں بہت غلط فہمیوں کا شکار تھے ہم نے ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔ آتے وقت انہوں نے اعزاز کے طور پر صندل کا ایک ایک ہار ہم تینوں کو دیا۔ ہمیں بتایا گیا کہ سوامی جی کی طرف سے یہ تحفہ صرف معززین کو ہی دیا جاتا ہے۔

۳۔ 8 مئی 1994 کو شری لنکا کے دارالحکومت کولمبو سوامی شری رام کرشن مٹھ کے بہت بڑے ہال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بین الاقوامی قومی یکجہتی اور امن عالم اسلامی نظریہ کی روشنی میں کے عنوان پر ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس کی صدارت نیشنل صدر جماعت احمدیہ شری لنکا نے کی۔ حکومت شری لنکا کے شری دیوراج منسٹر برائے ثقافتی اُمور مہمان خصوصی تھے۔ خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ تقریر کے بعد وزیر صاحب نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے سٹیج پر موجود تامل اخبار ویرکیسری کے ایڈیٹر کو بلاکر ہدایت دی کہ یہ ساری تقریر من وعن اخبار میں شائع کی جائے۔ چنانچہ خاکسار کی پوری تقریر ویرکیسری میں مورخہ 12 مئی کی اشاعت میں چھپ کر آگئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو 6 نومبر 2009ء کو ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے تعلیم القرآن ووقف عارضی مقرر فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تبرکات

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2005 میں قادیان تشریف فرما ہوئے تو اُس وقت آپ نے خاکسار کو الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھی اور ایک شروانی بطور تبرک عنایت فرمائیں۔ علاوہ ازیں جب خاکسار 2007ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کیلئے لندن گیا تو اُس وقت بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ایک شیروانی تبرکاً عنایت فرمائی۔ الحمدللہ۔

جزاهم الله احسن الجزاء و بارک الله فی عمره وامره وایده بنصره العزیز۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کو 1955 میں اور 1957 میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ سے شرف ملاقات کی سعادت ملی۔ فالحمدللہ۔

اسی طرح 1968 میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے شرف ملاقات

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ 1

خوراک ہے۔ ساؤتھ انڈیا جو انڈیا کا ترقی یافتہ علاقہ ہے، ان کی خوراک بھی Cassava اور Yaam ہے جو وہ کھاتے ہیں۔ چاول، کساوا اور یام وہاں بھی ہوتا ہے بلکہ اور علاقوں میں بھی ہوتا ہے۔

اس کے بعد ان دونوں ممالک میں پائے جانے والے مذاہب کے بارے میں عزیزم ذیشان احمد نے بتایا کہ نائیجر میں زیادہ تر مسلمان پائے جاتے ہیں جن کی تعداد اندازاً 93 فیصد ہے۔ 6.6 فیصد لوگ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں اور 0.4 فیصد لوگ عیسائی ہیں۔

ملک بنین میں قریباً 42 فیصد عیسائی پائے جاتے ہیں جن میں بڑی تعداد کیتھولک عیسائیوں کی ہے۔ ان کے علاوہ تقریباً 28 فیصد مسلمان ہیں۔ باقی چالیس فیصد دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جن میں Yoruba, Ga اور Vodoo شامل ہیں۔

Vodoo مذہب کی ایک بات یہ ہے کہ افریقہ میں بھی لوگوں کو جن چڑھتے ہیں یا ان کے اندر روحیں حلول کر جاتی ہیں۔ افریقہ میں ایسے شخص کو بہت مقدس سمجھا جاتا ہے کہ اس کے اندر خدا کی روح آ گئی ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسانوں کا خدا کے ساتھ ایک رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عربوں میں بھی جنّوں کا رواج ہے۔ ان میں بھی جن پڑجاتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام "تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں" عزیزم مرتضیٰ منان نے بہت عمدہ آواز میں سنایا جس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا اور فرمایا: اچھی پڑھ لی ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ یہاں پیدا ہوئے ہو؟ جس جوش سے پڑھنی چاہئے تھی اسی طرح پڑھی ہے۔ دونوں چیزیں ملا کے درد بھی اور جوش بھی۔

اس کے بعد عزیزم حبیب احمد نے بنین اور نائیجر میں جماعت کے تعارف پر مشتمل ایک مضمون پیش کیا جس میں بتایا کہ بنین میں جماعت کا آغاز 1967ء میں ہوا جب مکرم Douda Sakiou صاحب بزنس کے سلسلہ میں نائیجیریا گئے اور وہاں جماعت احمدیہ سے متعارف ہونے کے بعد جماعت میں داخل ہو گئے۔ اب ماشاء اللہ بنین میں 329 جماعتیں قائم ہیں۔ 187 مساجد ہیں جن میں سے 119 مساجد خود بنائی ہیں اور 68 مساجد تعمیر شدہ اماموں سمیت جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ اس وقت بنین میں پندرہ مبلغین خدمت بجالا رہے ہیں اور اُن کے ساتھ ساتھ پانچ لوکل مشنریز بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آٹھ معلّمین بھی کام کر رہے ہیں۔ اس وقت بنین میں واقفین نو کی تعداد ساٹھ (60) ہے۔

جیسا کہ جماعت احمدیہ دوسرے افریقن ممالک میں تعلیم اور صحت کے میدان میں بھی خدمات بجالا رہی ہے۔ بنین میں جماعت احمدیہ کے دو سکولز ہیں۔ ایک ہسپتال، دو کلینکس، ایک ہومیوپیتھی ہسپتال اور ایک ڈسپنسری ہے۔

سرزمین بنین کو 2004ء میں یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ خلیفۂ وقت کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب 2004ء میں پہلی مرتبہ بنین تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے مرکزی مسجد "المسجد المہدی" کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے علاوہ Maraku میں ساٹھ بیڈ کے ہسپتال کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ اس وقت بنین کے صدر جنرل Mathieu Kerekou نے بھی حضور اقدس سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل کی۔

2008ء میں سرزمین بنین کو یہ سعادت دوبارہ حاصل ہوئی جب حضور اقدس تین روزہ دورے پر بنین تشریف لے گئے۔ آپ نے مرکزی مسجد اور ہسپتال کا افتتاح فرمایا۔ اور اس موقع پر اس وقت کے اور موجودہ صدر Dr. Boni Yayi نے حضور اقدس سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس کے علاوہ حضور نے بنین کے جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب بھی فرمایا۔

نائیجر میں جماعت 1976ء میں قائم ہوئی جب مکرم خالد عبداللہ صاحب نائیجیریا کے مبلغین کے ذریعہ جماعت احمدیہ سے متعارف ہونے کے بعد جماعت میں داخل ہوئے۔ 2000ء میں جماعت باقاعدہ طور پر رجسٹرڈ ہوئی اور اب ماشاء اللہ نائیجر میں 84 جماعتیں قائم ہیں۔ 59 مساجد ہیں جن میں سے 19 مساجد خود بنائی ہیں اور چالیس مساجد تعمیر شدہ اماموں سمیت جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ اس وقت نائیجر میں چار مبلغین خدمت بجالا رہے ہیں اور ان کے ساتھ ایک لوکل مشنری بھی شامل ہیں۔ اس وقت بنین میں واقفین نو کی تعداد دس ہے۔

2007ء سے ایک پرائمری سکول بھی قائم ہے جہاں اس وقت 65 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

افریقہ کے غریب ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور ارشادات کے تحت "ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل" کو غیر معمولی خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق بنین اور نائیجر "ہیومینٹی فرسٹ جرمنی" کے سپرد کئے گئے ہیں جہاں اس وقت غریب عوام کی خدمت کے لئے درج ذیل پروگرام جاری ہیں۔

1۔ پینے کا پانی مہیا کرنا

2۔ یتیم بچوں کی کفالت

3۔ آنکھوں کا علاج اور آپریشن

4۔ غریب، پسماندہ علاقوں میں میڈیکل کیمپس

5۔ تعلیم کے لئے سکولز اور نوجوانوں کو اپنے قدموں پر کھڑا کرنے کے لئے IT سینٹرز کا قیام۔

6۔ قدرتی آفات کے نتیجہ میں متاثرین کی فوری مدد۔

ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے تحت احمدی نوجوانوں کو ان دونوں ممالک میں خدمت کی جو توفیق مل رہی ہے، اُس کا ذکر کرتے ہوئے احمد اشرف بٹر صاحب نے بتایا:

1۔ Water for Life Project

نائیجر اور بنین کے بعض علاقوں میں پانی کی کافی کمی ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں جہاں گھروں میں پائپ لائنوں کے ذریعے پانی پہنچ جاتا ہے اور ہم میں سے کئی تو شاید کافی کافی دیر شاور کے نیچے نہانے کے مزے لیتے رہتے ہیں۔ وہاں افریقہ کے بعض ممالک میں پانی کی اس قدر کمی ہے کہ میلوں دُور جا کر کسی چھپڑ نما جگہ سے صرف پینے کے لئے پانی لانا پڑتا ہے۔ ایسی جگہوں سے بھی پانی پیا جاتا ہے جہاں انسان اور جانور نہاتے بھی ہیں۔

اس مشکل کا ایک حل تو یہ ہے کہ جہاں ممکن ہے وہاں واٹر پمپس لگائے جائیں۔ لیکن جو کمپنیاں یہ کام کر سکتی ہیں وہ اتنا زیادہ پیسہ لیتی ہیں کہ غریبوں کے لئے ایک عام سا نلکا بھی ایک خواب بن کر رہ جاتا ہے۔ ایک ایک نلکے کے لئے تین تین ہزار یورو لیا جاتا ہے جو کہ بعض دفعہ پورے گاؤں کے لئے بھی دینا ناممکن بن جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خلیفۂ وقت کی زیر ہدایت ہیومینٹی فرسٹ اس پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے۔ ابھی گزشتہ سال ہی ہیومینٹی فرسٹ کو بنین میں پچاس پمپس اور اسی طرح نائیجر میں بھی پچیس جگہوں پر نلکے مرمت کروانے کی توفیق ملی ہے۔ اور امسال بھی کئی جگہوں پر پمپس لگائے جا رہے ہیں۔

مزے کی بات یہ ہے کہ جہاں دوسری کمپنیاں دو سے تین ہزار یورو لیتی ہیں وہاں ہیومینٹی فرسٹ صرف چھ سو یورو میں پمپس لگا سکتی ہے۔ اور یہ بے لوث اور رضا کارانہ خدمت کے ذریعے ہی ممکن ہوا کرتا ہے۔ جہاں منافع کی پرواہ نہ ہو بلکہ صرف اور صرف انسانوں کی خدمت ہی پیش نظر ہو۔

2۔ کفالت یتامیٰ پراجیکٹ (Orphen Care)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مَیں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں۔ افریقہ میں بھی مختلف بیماریوں، حادثات یا جنگوں وغیرہ کی وجہ سے بہت سے والدین وفات پا جاتے ہیں اور اپنے پیچھے لاوارث بچے چھوڑ جاتے ہیں جن کا خیال رکھنے والا بعض اوقات کوئی بھی نہیں ہوتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2008ء میں ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کو بنین میں پچاس یتیموں کا خیال رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ امسال مزید پچاس بچوں کا اضافہ ہوا ہے۔ بلکہ اب تو بفضلہ تعالیٰ اس سکیم کے تحت بنین میں Porto novo میں ان یتیم بچوں کے لئے ایک بلڈنگ بنانے کا کام بھی شروع ہو چکا ہے جس کا نام حضور اقدس نے ازراہ شفقت "دارالاکرام" منظور فرمایا ہے۔ کنسٹرکشن شروع ہو چکی ہے اور انشاء اللہ 8 ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔

ہاں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اس نیک کام میں مدد کر سکتے ہیں اور وہ اس طرح کے ایک یتیم بچے کا ایک ماہ کا ہر طرح کا خرچہ جس میں تعلیم، صحت، کھانا اور دوسرے اخراجات شامل ہیں صرف 29 یورو ماہانہ ہے۔ اگر ہم چاہیں تو ایک بھائی کی اس طرح بھی مدد کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے مختلف چیزوں کے پیکٹس جو ہر سال افریقہ بھجوائے جاتے ہیں اس میں بھی ہم حصہ لے سکتے ہیں۔

3۔ Gift of Sight

پیارے بھائیو! دنیا بھر میں آنکھوں کی مختلف قسم کی بیماریوں کے باعث بہت سے لوگ تکلیف کا شکار رہتے ہیں لیکن کبھی ادویات اور کبھی آپریشن کے ساتھ ان تکالیف کو دُور کر لیا جاتا ہے۔ مگر جو غریب ان ادویات یا آپریشن کا خرچ نہ اٹھا سکیں ان کے لئے علاج کروانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ افریقہ میں بھی بہت سے لوگ غریب ہونے کی وجہ سے علاج نہیں کروا پاتے۔ ان کی ان تکالیف کو دُور کرنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت ہیومینٹی فرسٹ جرمنی بھی بنین اور نائیجر میں خدمات بجالا رہی ہے۔ مثال کے طور پر گزشتہ سال اس سلسلہ میں بنین میں سفید موتیا کے 100 اور نائیجر میں بھی 100 آپریشن کروانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح بنین کے 26 مقامات پر آنکھوں کو چیک کرنے کے لئے فری آئی کیمپس لگائے گئے جہاں لوگوں کو چیک کر کے فری چشمے تقسیم کئے گئے۔ اور اب ایک مستقل آپٹیکل سنٹر Porto Novo بنین میں کھول دیا گیا ہے جہاں دس ہزار فرانک سے زائد کے فری چشمے تقسیم کئے گئے۔

4۔ Medical Relief

اسی طرح دوسری بیماریوں کے علاج کے لئے میڈیکل کیمپس اور سرجری کیمپس بھی لگائے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکیم کے تحت یورپ کے احمدی اور غیر احمدی ماہرین اور بعض پروفیسر ڈاکٹرز بھی افریقہ جا کر فری میڈیکل کیمپس اور سرجری کیمپس میں شامل ہوتے ہیں جن میں جرمنی کے مشہور پروفیسر ڈاکٹر ہائنز قابل ذکر ہیں جو تین بار بنین جا کر سرجریاں کرنے کی توفیق پا چکے ہیں۔

گزشتہ دو سالوں میں تیس سے زائد میڈیکل کیمپس لگائے جا چکے ہیں جن میں ڈیڑھ ہزار سے زائد مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تین بڑے سرجیکل کیمپس میں Viseral Surgery ہوئیں جن میں ہرنیا اور پراسٹیٹ کے آپریشن کئے گئے۔ اس کے علاوہ اس سکیم کے تحت جرمنی سے مختلف مشینیں اور دوسرے قیمتی آلات بنین کے احمدی اور دوسرے ہسپتالوں میں بطور عطیہ دیئے گئے۔ جن میں Dialise کرنے کی دس مشینیں بھی شامل تھیں۔ اب Cotonou بنین میں ایک ہسپتال بھی تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

5۔ Learn Skill

تعلیم کو عام کرنے کے سلسلہ میں تو جماعت ہمیشہ سرفہرست رہی ہے۔ اور کئی ممالک میں جماعت احمدیہ نے سکولز کھولے ہیں۔ کچھ سکولز جماعت خود چلا رہی ہے اور کچھ بنا کر حکومت کو تحفۃً پیش کر دیئے جاتے ہیں تا کہ علم کا نُور دُور دُور

تک پھیل جائے۔بنین، نائیجر اور ساؤتومے میں بھی ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ تعلیم کو عام کرنے کی کوشش جاری ہے۔مثلاً تینوں ممالک میں IT Centers کھولے گئے جہاں پر کمپیوٹر کے مختلف کورسز پر فری کلاسز کا مستقل نظام جاری ہے اور ان دو سالوں میں اب تک پانچ سو سے زائد طلباء مختلف کورسز کے ڈپلومے لے چکے ہیں۔

Porto Novo جہاں جماعت کا مرکزی مشن ہاؤس بھی ہے۔اس کے پرائمری سکول میں مزید تین پکے کلاس روم تعمیر کروائے اور بینچ مہیا کئے گئے جس میں اب 120 سے زائد بچے باآسانی تعلیم حاصل کرسکیں گے۔اور سکول کی ضروریات بھی پوری ہوگئی ہیں۔(الحمدللہ)

6۔ Disaster Response

جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ جہاں بھی قدرتی آفات آتی ہیں جماعت اپنے وسائل کے مطابق خدمت انسانی میں آگے آگے ہوتی ہے۔گزشتہ سال بنین میں جو سیلاب آیا اس میں بھی آفات میں گھرے ہوئے لوگوں کی مدد کی گئی جس میں 65 ٹن اناج لوگوں میں تقسیم کیا گیا اور 8 فری میڈیکل کیمپس لگانے کی بھی توفیق ملی۔اسی طرح نائیجر میں قحط کے دوران 25 ٹن اناج اور 25 ہزار لوگوں کے لئے کپڑے مہیا کرنے کی توفیق ملی۔

حال ہی میں حکومت کی نمائندہ مادام گراس لوانی جو کہ صدر مملکت کی ایڈوائزر بھی رہی ہیں نے بھی میڈیا کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا ہے کہ ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں پر اپنی طرف سے اور حکومت کی طرف سے بہت شکرگزار ہوں کہ یہ دُور دراز سے ہمارے ملک کے غریب عوام کے لئے اتنے اخراجات کر کے آتے ہیں اور مفت علاج حتیٰ کہ آپریشن بھی کر کے جاتے ہیں۔ان کی تمام کامیابیوں کی اصل وجہ ان کے پیچھے ایک ایسا دماغ ہے جو خدا تعالیٰ کے نُور سے پُر ہے اور وہ ان کے خلیفۃ المسیح کا دماغ ہے جو انہیں ہر وقت مخلوق خدا کی ہمدردی پر ابھارتا رہتا ہے اور یہ لوگ کام کرتے ہیں۔مَیں حضور اقدس خلیفۃ المسیح کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں اور یہ امید بھی رکھتی ہوں کہ اپنے انہی جذبات کے ساتھ بلکہ اس سے بھی مزید بڑھ چڑھ کر خدمات بجالاتے رہیں گے اور یہ بھی درخواست کرتی ہوں کہ مجھے ہمیشہ ان کے ساتھ رکھے کیونکہ یہ تعداد میں تھوڑے لوگ ہیں لیکن بہت کام کرنے والے ہیں۔

آخر میں حضور اقدس سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنے وقف کا حق ادا کرنے والے ہوں اور جب اور جہاں حضور اقدس کا حکم ہو ہمیں وہاں بہترین خدمت کی توفیق ملے۔آمین

اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان، نورالدین اشرف اور ذیشان احمد نے مل کر خدمت افریقہ کے حوالہ سے درج ذیل ترانہ بہت عمدہ آواز میں پیش کیا۔

ہم عہد یہ کرتے ہیں آقا ، جب آپ ہمیں فرمائیں گے
ہم افریقہ کی خدمت کو ، سب اڑتے اڑتے جائیں گے
جو زخم لگائے مغرب نے ، وہ ہم جاکر سہلائیں گے
اور خدمت کیا ہوتی ہے یہ اب ، ہم وقف نو بتلائیں گے
ہم اپنے بلالی بھائیوں کو ، سینے سے جاکے لگائیں گے
ربّ نے چاہا تو پژمردہ چہرے اک دن مسکائیں گے
جب جان کا سودا ہم نے کیا، تو تن آسانی سوچنا کیا
ہم صحراؤں کو چھانیں گے ، ہم جنگلوں میں گھس جائیں گے
گر جان بھی ہم کو دینی پڑی ، ہم ہنس کر جان سے جائیں گے
رکھے گا زمانہ یاد ہمیں ، وہ نقشِ وفا بن جائیں گے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ یہ کس نے لکھا ہے؟ نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو مکرم محمود احمد صاحب نے بتایا کہ انہوں نے لکھا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ شاعر بھی ہیں تھوڑے سے، شاعر لگ رہے ہیں۔

واقفین نو کو حضور انور کی نصائح اور ہدایات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام واقفین کو اہم ہدایات فرمائیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’یہ عہد صرف ترانے تک نہیں ہونے چاہئیں۔یہ دل کی آواز ہونی چاہئے۔یہ نہیں کہ صرف منہ سے کہہ دیا اس کے بعد دوڑ گئے اس لئے ہر وقف نو جو ہے وہ یاد رکھے کہ چاہے وہ کسی بھی فیلڈ میں ہے اس نے اپنی تعلیم سے فارغ ہو کر اپنی خدمات کو پہلے جماعت کے لئے پیش کر دینا ہے۔جماعت اگر کہے گی، خلیفۂ وقت اگر کہے گا کہ تم لوگ جماعت کی خدمت کے لئے آجاؤ تو اسی وقت فوراً آجائیں۔اور اگر کہا جائے گا کہ دو سال بعد، چار سال بعد اپنی فیلڈ میں Experience لے کر آؤ، تب آئیں۔پھر اگر کہا جائے کہ اپنا کام کرو پھر کرتے رہیں۔لیکن یہ فیصلہ آپ نے خود نہیں کرنا بلکہ جماعت نے کرنا ہے، خلیفۂ وقت نے کرنا ہے اس لئے یہ یاد رکھیں ہمیشہ، نہیں تو یہ صرف ترانے جو ہیں، ایک وقتی جوش ابھارنے کے لئے ہی نہ ہوں یہ مستقل آپ کی زندگی کا حصہ ہوں اور ایک واقف نو کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے۔ہمیشہ میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس کا معیار نیکی کا دوسروں سے بلند ہونا چاہئے۔نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔پانچ وقت نمازیں فرض ہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ بعض واقفین نو ایسے ہیں جو پانچ وقت نماز بھی نہیں پڑھتے۔کوئی تین پڑھ ہوتا ہے کوئی چار پڑھ رہا ہوتا ہے اور بہانے ہو جاتے ہیں۔یہ سب نفس کے بہانے ہیں ان کو دور کریں اور اس طرح باقی اخلاق جو ہیں وہ آپ کے بہت زیادہ اعلیٰ ہونے چاہئیں۔دوسروں کی نسبت، سچائی آپ کا طرۂ امتیاز ہو آپ کا خاص نشان ہو۔کبھی کسی بھی معاملہ میں جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔پھر برداشت ہے۔برداشت آج کل بہت کم ہوتی چلی جارہی ہے دنیا میں۔اور صبر ہے یہ بھی آپ میں پیدا ہونا چاہئے تبھی آپ حقیقت میں فیلڈ میں جا کر اپنی خدمات کا صحیح استعمال کر سکتے ہیں۔بہرحال اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے‘‘۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوئی بات پوچھنی ہے تو پوچھ لیں۔

❁ ایک طالبعلم نے پوچھا کہ وہ میڈیسن میں داخلہ لینا چاہتا ہے تو حضور انور نے فرمایا: میڈیسن میں داخلہ مل جاتا ہے تو لے لیں۔اللہ کرے مل جائے۔ڈاکٹر تو جتنے بن جائیں اتنے کم ہیں۔جس طرح ہمیں مبلغین کی ضرورت ہے اسی طرح ڈاکٹرز اور ٹیچرز کی زیادہ ضرورت ہے اور باقی فیلڈز میں بھی اسی طرح ہے۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ دسویں کلاس کے بعد جامعہ میں آنا چاہیے یا Abitur (ایف ایس سی) کے بعد۔تو اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا جامعہ والوں کا کیا خیال ہے۔حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جو لائق لڑکے ہوں انہیں Abitur کا مشورہ دیا جاتا ہے۔حضور انور نے طالبعلم کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: کر سکتے ہو تو Abitur کرلو۔بڑی اچھی بات ہے۔ذرا experience ہو جائے گا۔تھوڑے اَور میچور ہو جاؤ گے۔

جامعہ میں داخلہ کے لئے تین طلباء نے دعا کی درخواست کی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’اللہ فضل کرے، اگر اس قابل ہو گے تو انشاء اللہ سلیکٹ ہو جاؤ گے۔اگر نیت نیک ہے۔کافی لوگوں نے درخواست دی ہے اگر زیادہ ہوئے تو UK لے جائیں گے۔

❁ ایک واقف نو نے اپنے شہر Gieben میں مسجد کی جگہ مل جانے کے لئے دعا کی درخواست کی۔حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے، جگہ مل جائے۔

❁ ایک واقف نو نے بتایا کہ اُسے زبانوں میں دلچسپی ہے تو حضور انور نے دریافت فرمایا: کس زبان میں دلچسپی ہے۔طالبعلم نے بتایا فرنچ اور انگریزی میں۔حضور انور نے فرمایا: جرمن اچھی آتی ہے تو پھر انگلش میں کرلو۔اگر انگلش میں دلچسپی ہے۔

❁ ایک واقف نو نے بتایا کہ اُس نے Abitur (ایف ایس سی) کیا ہے اور اسے دلچسپی آسٹرونومی اور فزکس میں ہے۔حضور انور نے فرمایا فزکس والوں کو ہی آسٹرونومی میں داخلہ دیتے ہیں۔ٹھیک ہے اگر دلچسپی ہے تو کرلو لیکن آسٹرونومی کر کے پھر آگے ماسٹرز بھی کرنا ہے۔آگے پڑھنا ہے پھر۔صرف ڈگری لے کے بیٹھ نہ جانا۔

❁ ایک واقف نو نے بتایا کہ وہ اکنامکس کا Thesis لکھ رہا ہے جس کا موضوع ہے:

"The Proposed Free Trade Agreement between India and EU"

اس پر حضور انور نے فرمایا: انڈیا تو نئی Emerging Economy ہے۔وہ تو کھا جائے گی کچھ سالوں میں یورپ کو۔فرمایا: ٹھیک ہے کریں۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب واقفین نو کو اللہ حافظ اور السلام علیکم کہا اور پھر ’’واقفات نو‘‘ کی کلاس کی طرف تشریف لے گئے جو ساتھ ہی خواتین کے ہال میں ہو رہی تھی۔واقفین نو کی کلاس بارہ بج کر 30 منٹ پر ختم ہوئی۔

رپورٹ کلاس واقفات نو (لجنہ) جرمنی

اس کلاس میں جرمنی بھر سے 241 لجنہ واقفات نو نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔یہ سب وہ واقفات نو تھیں جنہوں نے وکالت وقف نو کے جاری کردہ نصاب کے سالانہ امتحان میں جرمنی بھر میں بالترتیب 250 پوزیشنز حاصل کی تھیں۔

یہ کلاس بارہ بج کر 40 منٹ پر شروع ہوئی۔قرآن کریم کی تلاوت عزیزہ ساجدہ قریشی صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ ثمرہ منور نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ ہانیہ احمد صاحبہ نے درج ذیل حدیث پڑھی اور عزیزہ ہدیٰ نعیم نے اس کا ترجمہ پیش کیا:

’’حضرت ابو امامہ باھلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی آدمی پر ہے۔یعنی دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کے فرشتے، آسمانوں میں رہنے والے اور زمین میں رہنے والے، یہاں تک کہ چیونٹی جو بل میں ہے اور مچھلی جو پانی میں ہے، یہ سب دعائیں مانگتے ہیں اُس شخص کے لئے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے‘‘۔ (حدیقۃ الصالحین صفحہ 211-210)

اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اِس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ علم ایسا ہو جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والا ہو، لوگوں کے فائدہ کے لئے ہو۔اس کا مطلب یہ نہ لے لینا کہ عبادت کی ضرورت نہیں پڑی اور علم حاصل کرو۔بس نمازیں چھوڑ دو۔اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ مقصدِ پیدائش جو انسان کا ہے وہ عبادت ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موقع کے لحاظ سے ارشاد فرماتے تھے۔تو وہ موقع کے لحاظ سے اس ریفرنس میں کسی سے بات کی تھی کہ بعض عابد جو اپنے آپ کو عابد سمجھتے ہیں ان سے وہ بہتر ہیں۔جو علم حاصل کرنے والے ہیں۔علم حاصل کر کے اس پر عمل کرنے والے ہیں۔اور ایک حقیقی عالم جب علم حاصل کرتا ہے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ عابد نہ بنے۔وہ علم حاصل کرنے والا بھی ہوگا اور مخلوق کی خدمت کرنے والا بھی ہوگا اور علم کو پھیلانے والا بھی ہوگا۔تو یہ سوچ ہونی چاہئے۔کل کو تم لوگ نمازیں چھوڑ کر نہ بیٹھ جانا۔

اس کے بعد عزیزہ مدیحہ احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ’’قرآں کتاب رحماں، سکھلائے راہ عرفاں‘‘

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ عمرانہ احمد اور عزیزہ هبۃ اسلم نے مضمون ''علم کا سرچشمہ قرآن کریم'' پڑھا۔ بعد ازاں عزیزہ عائشہ نصرت اور عزیزہ ملاحت احمد نے مضمون ''علم کا سرچشمہ حدیث'' پیش کیا۔

اس کے بعد تنزیلہ ظفر اور عزیزہ ندرت نجم نے مضمون ''علم کا سرچشمہ کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام'' پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ عائشہ شاہین اور عزیزہ نبیلہ احمد نے مضمون ''علم کا سرچشمہ خطبات امام'' پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واقفاتِ نَو کو نصائح اور ہدایات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''یہ ساری لجنہ پندرہ سال سے اوپر کی ہیں۔ پندرہ سال سے اوپر جو عمر ہے بڑی میچور عمر ہوتی ہے۔ کچھ دسویں کلاس سے چلی گئی ہونگی۔ کچھ آبیٹور (Abitur) کر رہی ہیں۔ کچھ یونیورسٹی میں چلی گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کچھ شادی شدہ بھی ہیں۔ قرآنی احکامات کی باتیں ہو رہی ہیں تو قرآن کے احکامات میں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اللہ کے حق اور بندے کے حق خاص طور پر بیان ہوئے۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا قرآن کریم میں سات سو حکم ہیں۔ بعض جگہ فرمایا پانچ سو حکم ہیں۔ لیکن اگر تفصیل سے دیکھا جائے تو اس سے بھی زیادہ احکامات ملتے ہیں۔ لیکن بعض احکامات کو ایک جگہ اکٹھا کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سات سو حکم کہا ہے۔ لیکن قرآن کریم کے بے شمار احکام ہیں اس کے حکموں پہ عمل کرنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ مرد ہو یا عورت ہو۔ بعض حکم مردوں اور عورتوں کے لئے کامن ہیں۔ بعض حکم ہیں جو عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ بعض مَردوں کو دیئے گئے ہیں قرآن کریم نے نماز روزہ زکوٰۃ حج اس قسم کی باتیں کی ہیں قربانی کی اور عبادات کی۔ یہ مردوں کے لئے بھی ہیں اور عورتوں کے لئے بھی، لڑکیوں کے لئے بھی بچیوں کے لیے بھی۔ ہر ہوشمند مسلمان کے لیے۔ اور آپ لوگ جو واقفات نو ہیں ان چیزوں پر پابندی تو کرنی ہے۔ اس کے علاوہ بعض احکامات ہیں وہ دیکھنے ہیں۔

مثلاً یورپ میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خاص طور پر پردے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ یہ صرف عورتوں کو، لڑکیوں کو، بچیوں کو بعض دفعہ غلط فہمی ہو جاتی ہے کہ صرف پردہ کا حکم ہمیں کیوں دیا گیا ہے۔ مردوں کو بھی کوئی حکم ہونا چاہئے پردے کا۔ حالانکہ جہاں اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیا ہے وہاں نظریں نیچی رکھنے کا پہلے حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو تا کہ تمہاری حیا ٹپکے۔ اس سے پہلی آیت میں مردوں کے لئے حکم دیا ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ بلاوجہ یونہی دائیں بائیں دیکھتے نہ جاؤ۔ ہر ایک عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو۔ پہلے مرد کو حکم ہے پھر عورت کو حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھے اور اپنی زینت ظاہر نہ کرے۔ پھر آگے اس کی تفصیل ہے کہ اپنے سروں کو ڈھانکو۔ اپنے جو جسم کے اعضاء ہیں ایسے جنہیں پردے کی ضرورت ہے، جن کو مردوں سے چھپانے کی ضرورت ہے ان کو چھپاؤ۔ باہر ایسی زینت ظاہر نہ کرو جو تم اپنے ماں باپ، بھائی اور سگے رشتہ داروں کو دکھاتی ہو۔ تو باپ اور بھائی اور سگے رشتہ داروں میں چہرہ ہی ننگا ہوتا ہے ناں باقی ننگ تو ظاہر نہیں ہو رہا ہوتا۔ ہاتھ نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ یا سر پہ دوپٹہ نہ ہو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ چہرہ بھی نظر آ رہا ہوتا ہے۔ لیکن انسان باقی جسم مکمل طور پر باپ بھائی وغیرہ کے سامنے نہیں کرتا۔ ہر عقلمند انسان ایسا کرتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ جب باہر نکلو تو اس سے بڑھ کر تمہارا پردہ ہونا چاہئے۔ یہ حکم ہے۔

واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

''واقفات نو جو ہیں ان کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اپنے ہر معاملے میں رول ماڈل بنیں۔ ایک نمونہ بننا ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں جہاں پردے کا بڑا شور ہوتا ہے۔ پردے کو بھی جاری رکھنا ہے۔ اس کے ساتھ حیا کا پہلو بھی ہو۔

صرف حجاب لینے سے پردہ نہیں ہو جاتا۔ جب تک حیا نہیں ہوگی عورت، مرد لڑکے لڑکی کے آپس کے میل جول میں علیحدگی نہیں ہوگی۔ ایک بیریر (Barrier) ہونا چاہئے۔ کسی کو جرأت نہ ہو کہ غلط نظر ڈالے کسی لڑکی پر۔ اور واقفات نَو کے نمونے جو ہوں گے تو آئندہ دوسروں کی اصلاح کا باعث بننے والے ہوں گے۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ کا پردہ قرآنی حکم کے مطابق ہونا چاہیے کہ جب وہ باہر نکلے تو کسی قسم کی زینت اور حسن عورت کا لڑکی کا دوسروں کو نظر نہ آتا ہو۔ سر ڈھکا ہو، بالوں کا پردہ ہے، چہرے کا پردہ ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ناک بند کر کے ہی چلنا ہے۔ اگر میک اپ نہیں کیا ہوا ٹھوڑی، ماتھا، اور بالوں کا جو پردہ ہے وہ ٹھیک ہے لیکن اگر میک اپ کیا ہوا ہے تو بہر حال چہرہ چھپانا ہوگا۔ پھر اگلے معیار بڑھتے ہیں جو بعض لڑکیاں پاکستان سے آتی ہیں وہاں نقاب اور برقعہ پہن کر آتی ہیں یہاں آکر اسکارف لینے لگ جاتی ہیں۔ تو وہ غلط ہے۔ ایک اچھا معیار جو پردے کا اختیار کیا ہے تو اس کو قائم رکھنا چاہئے۔ اچھائی سے برائی کی طرف، نیچے نہیں آنا چاہیے، معیار اوپر جانا چاہئے۔ افریقہ کا ابھی پروگرام ہو رہا تھا لڑکوں میں۔ وہاں اگر مسلمان ہوتی ہیں Pagans میں سے، لامذہبوں میں سے، عیسائیوں میں سے، تو ان کے پردے کا معیار بالکل نہیں ہے لیکن جب پردہ کرتی ہیں تو ان کے لئے لباس پہن لینا اور اپنے آپ کو ڈھانک لینا ہی بہت بڑا پردہ ہے۔ ان میں سے بعض جب ترقی کرتی ہیں روحانی لحاظ سے تو برقع بھی پہنتی ہیں۔ تو ایک اچھی مومنہ کا جو لیول ہے اوپر جانا چاہئے۔ واقفات کو ہمیشہ یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ وہ نمونہ ہیں دوسروں کے لئے۔ آپ لوگوں کو دوسری بچیاں دوسری عورتیں دیکھتی ہیں۔ اگر آپ کے نمونے قائم نہیں ہوں گے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اب یہ جو کہتے ہیں جینز پہن لیتی ہیں عہدیدار یا عہدیداروں کی بچیاں اور یہ اور وہ۔ اگر آپ سے کوئی پہن لیتا ہے جینز، skin جینز۔ سوال یہ ہے کہ ایسا لباس یعنی جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن کوئی بھی ایسا لباس جس سے جسم کے حصّے یا اعضاء ظاہر ہوتے ہوں، تنگ لباس ہو وہ منع ہے۔ ہندوستان میں رواج ہے تنگ پاجامہ پہننے کا، لیکن جب باہر نکلتے ہیں تو برقعہ ہوتا ہے، لمبا کوٹ ہوتا ہے یا چادر ایسی ہونی چاہئے جس نے کم از کم گھٹنوں تک لپیٹا ہو۔ جینز اگر پہن لی، اگر لمبی قمیص ہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر جینز پہن کے چھوٹا بلاؤز ہے صرف سر پر حجاب لے کر باہر نکل آئی ہیں تو وہ بے فائدہ چیز ہے۔ کیونکہ سر کا پردہ تو آپ نے کر لیا جسم کا نہیں کیا اور حیا جو ہے وہ قائم رکھنا اصل مقصد ہے۔ حیا کے معیار بڑھنے چاہئیں۔ اصل چیز یہ ہے۔ عورت کا تقدس اسی میں ہے۔ بلکہ اب تو پچھلے دنوں ٹی وی پر ایک پروگرام غیروں کا آ رہا تھا مسلمانوں کا۔ کوئی عورتیں جو اب مسلمان ہوئی ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے آپ کو ڈھانک کے زیادہ محفوظ محسوس کرتی ہیں۔ بلکہ ایک عیسائی انگریز عورت کا بھی اس میں بیان تھا کہ مرد جو پردے پردے کا شور مچاتے ہیں کہ ہم نے عورت کو آزادی دلوا دی۔ حالانکہ مسلمان نہیں تھی وہ عیسائی جرنلسٹ ہے اس نے کہا کہ پردہ دیکھ کے اور یہ ساری باتیں سن کے مَیں سمجھتی ہوں کہ مغرب میں پردہ چھڑایا جا رہا ہے۔ مردوں نے اپنی عیاشی کے لئے، اپنی نظروں کی تسکین کے لئے چھڑایا ہے عورتوں کی آزادی کے لئے نہیں چھڑایا۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ عورت کا ایک تقدس ہے، اس تقدس کو قائم رکھنا ہے۔ اس تقدس کو قائم رکھنے کی مثال واقفات نَو نے بننا ہے ہر بارہ میں ہر معاملے میں۔ کیونکہ پردہ آج کل ایشو ہے اس لئے مَیں نے اس کو چھیڑ دیا ہے۔ ہر چیز میں، عبادتوں میں آپ کا معیار اچھا ہونا چاہئے۔ دوسرے احکامات میں معیار اچھا ہونا چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ جو سات سو حکم کی پابندی نہیں کرتا، یہاں تک لکھا ہے کہ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ تو یہ تلاش کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ تا کہ جس جس ماحول میں رہ رہی ہیں مختلف جگہوں پر، اس جگہ پر باقی احمدی عورتوں کے لئے بھی آپ کے نمونے قائم ہوں۔ یہ سوچیں اور اگر یہ ہو جائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگ پھر انقلاب لانے والی بنیں گی''۔

اس کے بعد عزیزہ درعجم، قرۃ العین، عمیرہ حمید، اور انعم باجوہ نے مبارک احمد ظفر صاحب کا ترانہ ''ہیں واقفات ہم وفا کے گیت گائیں گی'' پڑھا۔ حضور نے فرمایا ''یہ جو ترانہ تم لوگوں نے سنا اور انجوائے کیا۔ یہ صرف انجوائے کرنے کی حد تک نہیں ہونا چاہئے''۔ ترانے کا مطلب سمجھاتے ہوئے حضور نے فرمایا ''زمین و آسماں بنانا کیا ہے؟ نہ تو زمین نئی آ سکتی ہے اور نہ آسمان بن سکتا ہے۔ زمین بھی وہی رہنی ہے اور آسمان بھی وہی رہنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک محاورہ ہے کہ جو معاشرے میں برائیاں پھیل گئی ہیں ان کو بدلنے کے لئے انبیاء آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے میں اسی لئے آئے تھے۔ اور کہتے ہیں کہ ایک نئی زمین و آسمان پیدا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی لئے آئے تھے کہ اس کام کو جاری رکھنے کے لئے۔ کچھ لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو اپنی مثالیں قائم کرتے ہوئے اس معاشرے کی اصلاح کا باعث بنیں۔ پس واقفات نو جو ہیں نیا زمین و آسمان تبھی بنا سکتی ہیں جب اس معاشرے کی اصلاح کا باعث بن جائیں۔ اور اصل دین لاگو ہو نہ یہ کہ روایات کو اختیار کر لیا جائے۔

واقفات نَو کے سوالات کے جوابات

اس کے بعد بعض واقفات نو نے مختلف سوالات کئے اور حضور اقدس نے ازراہ شفقت ان کے جوابات دیئے۔

✿ ......ایک واقفہ نو نے دعا کی درخواست کی اپنے گھر والوں کیلئے اور اپنے آبی ٹور (ایف ایس سی) مکمل ہونے کے لئے۔ حضور نے فرمایا ''اللہ فضل کرے'' اب کوئی سوال کرو۔

ایک واقفہ نو نے اپنے لکھے ہوئے اشعار سنانے کی اجازت مانگی جو پیارے آقا نے ازراہ شفقت عطا کی۔ اس کے بعد ایک واقفہ نو نے سوال پوچھا کہ جو پمفلٹ جماعت کی طرف سے تقسیم ہوتے ہیں، بعض اوقات غیر لوگ انہیں نیچے پھینک دیتے ہیں اور بے ادبی ہوتی ہے اگر تصاویر نہ چھاپی جائیں تو بہتر ہوگا۔ حضور نے فرمایا ''جہاں اس طرح کی صورتحال ہو میں نے کہا ہے کہ تصاویر نہ چھاپا کریں۔ صرف مسیج (Message) دیدیا کریں۔ بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ مَیں نے اپنی تصویر اس لئے کھنچوائی کہ یورپ کے لوگوں میں ایک قیافہ شناسی ہوتی ہے۔ دیکھ کے پہچان لیتے ہیں۔ تو اس چہرے کو دیکھنے کی وجہ سے پہچان لیں۔ تو ظاہر ہے جب وہ تصویر جائے گی ہر ایک جو دیکھنے والے ہوں گے، کچھ ایسے بھی ہوں گے جو اس کا صحیح استعمال نہیں کریں گے اس کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصویر کھنچوائی۔ اگر چھوٹی تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ کچھ لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بن جائے۔ کچھ لوگوں کو صحیح رستہ دکھانے کا ذریعہ بن جائے۔ لیکن بہر حال عموماً تو یہ لوگ ایک وقت تک ہی لٹریچر کو رکھتے ہیں۔ یہاں کی بات کیا کر رہی ہو پاکستان میں لوگ جو احمدی ہیں ان کے گھروں میں بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ رسالے، کتابیں اور تصویریں نیچے پڑی ہوتی ہیں کوڑے کے ڈھیروں میں تو اس لئے یا تو اس کو شریڈ (Shred) کر دینا چاہئے یا جلا دینا چاہئے۔ لیکن بہر حال اس مسیج میں چھوٹی سی تصویر دی جا سکتی ہے۔ یہ دیکھ لو کہ ایسے لوگ ہوں کہ دے کس کو رہے ہو تم لوگ۔ کچھ پمفلٹ ایسے بھی بنے ہیں جس میں تصویریں نہیں تھیں۔ تو زیادہ تصویریں نہیں ہونی چاہئیں زیادہ سے ایک آدھ تصویر ہو جائے تو ٹھیک ہے''۔

✿ ......ایک واقفہ نو نے نظم سنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضور نے فرمایا وقت کم ہے دو اشعار سنا دو۔ اس نے درثمین سے ''جمال و حسن قرآن......'' کے دو اشعار سنائے۔

✿ ......ایک واقفہ نو نے کہا کہ مَیں اپنے خاوند کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتی ہوں لیکن کہیں نہ کہیں میری توجہ ہٹ جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے ''اَقِمِ الصَّلٰوۃ'' کہ نماز قائم کرو۔ اور قائم کرنا کیا ہوتا ہے کسی چیز کو مضبوطی سے کھڑا کرنا۔ تو مضبوطی سے کھڑی اس وقت کوئی چیز کی جاتی ہے جب وہ نیچے گر رہی ہو۔ تو انہوں نے فرمایا نماز میں جو مختلف خیال آتے ہیں تو نماز نیچے گر رہی ہوتی ہے۔ پھر جلدی سے ایک دم توجہ پیدا ہو جائے تو اس کو کھڑا کرنے کی کوشش کرو۔ استغفار پڑھو، دعا کرو، اعوذ باللہ پڑھو اور پھر توجہ کرو۔ آہستہ آہستہ اسی طرح ہوتا ہے نماز میں تین رکعتیں پڑھی ہیں تو دو رکعتوں میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے انسان ایک رکعت توجہ سے پڑھ لیتا ہے۔ کوشش یہ کرو ایک سے دو پہ آؤ۔ دو سے تین پہ آؤ جو عمل ہے نماز کا، سجدہ ہے، اقامت ہے، قعدہ ہے، بیٹھنا ہے التحیات

پر، دوسجدوں کے درمیان، ہر ایک دعا پہ اگر الفاظ کا ترجمہ آتا ہو اس پر غور کرو تو اس کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ پھر سجدے میں اپنے لئے دعا کرو۔ تکلیف ہو درد ہو تو انسان دعا کرتا ہے اپنے لئے۔ اس وقت نماز کی اور حالت ہوتی ہے۔ تو یہ کوشش کرو نماز میں دعا کرو اپنے لئے کہ اللہ تعالیٰ میری اصلاح کرے پاکیزگی عطا کرے۔ درد کے ساتھ جو دعا کروگی تو توجہ پیدا ہوگی۔ کوئی نہ کوئی ایشو ایسا ہوتا ہے جس سے دعا کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اس کو پہلے اپناؤ اس طرح تعلق بڑھتا جاتا ہے۔ یہ جو کیفیت ہے یہ ہر وقت ایک جیسی بھی نہیں رہتی۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرنی ہو فوری طور پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک نارمل دعائیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ توجہ قائم رکھنی چاہئے۔ لیکن یہ نہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے جمعہ میں مثال دی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مثال دی ہے ایک شخص تھا وہ ایک مسجد میں گیا، تو وہاں امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے، یہ جا کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔ لیکن یہ شخص جو گیا اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو نماز پڑھتے پڑھتے بتایا کہ جو امام آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھا رہا ہے اس کے دل کی کیفیت یہ نہیں ہے کہ نماز کی طرف توجہ ہو۔ بلکہ وہ مولوی صاحب جو تاجر پیشہ تھے یہ سوچ رہے ہیں کہ مَیں امرتسر سے یا فلاں شہر سے یہ سامان خریدوں گا پھر دہلی لے کر جاؤں گا۔ اور وہاں جا کر بیچوں گا۔ پھر دہلی سے مَیں کلکتے جاؤں گا، وہاں جا کر بیچوں گا۔ وہاں سے مَیں مکّہ جاؤں گا، بجائے اس کے کہ حج کروں یا مکّہ کا طواف کروں یا مدینہ جا کر اپنے جذبات کا اظہار کروں رقت پیدا کروں وہاں جا کر سامان بیچوں گا۔ پھر وہاں سے مَیں بخارا جاؤں گا رشیا میں۔ یا اسی طرح فرانکفرٹ سے کوئی چلے کولون جائے پھر وہاں سے ہمبرگ جائے وہاں سے پھر کہیں اور جائے اپنا سامان بیچتا ہوا۔ تو جو شخص پیچھے نماز پڑھ رہا تھا اس نے نماز توڑ دی اور علیحدہ ہو کر نماز پڑھنے لگ گیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو لوگوں نے جو باقی نمازی تھے مولوی صاحب سے کہا کہ اس نے آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی اور توڑ کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔ امام بہت ناراض ہوا، کہ تم نے یہ کیا کیا۔ پتہ نہیں کہ نماز توڑنے کا اور امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا کتنا بڑا گناہ ہے۔ اس نے کہا مولوی صاحب بات یہ ہے کہ مَیں بوڑھا اور کمزور آدمی ہوں۔ امرتسر سے آپ دہلی گئے اس وقت مَیں آپ کے ساتھ چلا گیا۔ پھر دہلی سے آپ کلکتے پہنچ گئے مَیں چلا گیا۔ مکّہ تک بھی میرا خیال تھا آپ کا ذہن صاف ہو جائے اللہ اور اس کے رسول کا خیال آجائے لیکن آپ تو اس سے بھی آگے جا رہے تھے۔ مَیں کمزور آدمی آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا اس لئے مَیں پیچھے ہٹ گیا۔ تو یہ نمازیں ایسی نہیں ہونی چاہئیں، مختلف پھر خیال آتے چلے جائیں۔ جہاں توجہ پیدا ہو وہیں ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' پڑھ کے پھر واپس آؤ۔ نماز کی توجہ کی طرف، آہستہ آہستہ کوشش کرو ایک وقت ایسا آتا ہے توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ سو فیصد ذوق کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے بہت بڑے مجاھدے کے بعد۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ نمازیں پڑھو گے تو منزلیں طے کرلوگے بلکہ منزلیں طے کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے جہاد کرتے رہو۔ یہ جہاد ہے مسلسل کوشش کرتے رہو۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ایک شخص نے سوال کیا جو اپنے آپ کو سمجھتا تھا کہ بہت پہنچا ہوا بزرگ ہوں اور مَیں نے ساری منزلیں طے کرلی ہیں۔ اتنی منزلیں طے کرلی ہیں کہ مجھے نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اب مَیں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ تو اس نے یہ سوال کیا کہ اگر ایک شخص کشتی میں بیٹھا سمندر میں جا رہا ہو یا دریا میں جا رہا ہو۔ کشتی پانی میں تیر رہی ہے اور جب کنارہ آجائے تو کیا اتر جانا چاہئے؟ تو حضرت خلیفہ ثانیؓ کہتے ہیں مَیں سمجھ گیا کہ اس کا سوال کیا ہے کہ مَیں اتنا پہنچا ہوا بزرگ ہو گیا ہوں کہ مجھے نمازوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی بھی حالت ہو جاتی ہے بعض لوگوں کی۔ تو آپ نے کہا ٹھیک ہے اگر تم ایسے سمندر میں ہو جس کا کوئی کنارہ ہے تو اتر جاؤ، لیکن اگر کوئی ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے تو پھر جب تم اترو گے تو ڈوب جاؤ گے۔ تو اللہ تعالیٰ تو ایک بے انتہا اور بے کنارے کا سمندر ہے اس تک پہنچنے کے لئے اگر تمہیں یہ خیال ہے کہ تم ایک دن میں ذوق کی منزلیں طے کر کے اس تک پہنچ جاؤ گی تو مستقل حالت نہیں رہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی مستقل حالت نہیں رہتی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا انسان کی مستقل حالت نہیں رہتی۔ کبھی ایک روحانی کیفیت طاری ہوتی ہے اگلے دن نہیں ہوتی اس کی کوشش ہونی چاہیے۔ نیت نیک ہونی چاہیے۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا اچھا آسان راستہ بتا دیا ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ'' کہ اگر تمہاری نیت نیک ہے تو ٹھیک ہے اگر تمہاری نیت بد ہے تو بہر حال گناہ ہوگا۔ ٹھیک ہے نیت نیک ہو تو انسان بار بار واپس آتا ہے۔ پھر نماز کو قائم کرتا ہے توجہ پیدا کرتا ہے''۔

۞......ایک اور سوال اس واقفہ نو نے پوچھا کہ مَیں نے سنا ہے کہ فجر کی نماز سے پہلے کوئی خواب آتی ہے تو وہ سچی ہوتی ہے۔ اور مجھے خواب آئی ہے اور وہ سچی ہے کہ میں آپ کے ساتھ بات کر رہی ہوں۔ حضور نے فرمایا ''یہ ضروری نہیں ہے۔ بات یہ ہے خوابیں سچی بھی ہوتی ہیں۔ اور ضروری نہیں کہ فجر کے وقت ہی آئے اور وہ سچی ہو۔ فجر کے بعد آنے والی خوابیں بھی سچی ہوتی ہیں۔ بعضوں کو دوپہر کے وقت ایسی خواب آجاتی ہے کہ سچی ہوتی ہے بعضوں کو دن میں ہی جاگتے وقت کشفی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ ضرور سچی ہو۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو اور وہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ نہیں۔ شیطانی خواب تو نہیں۔ اگر تو اس کا تعلق اللہ سے ہے اور ان باتوں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہے۔ پھر ٹھیک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں خوابوں کی حقیقت بیان کی ہے۔ اس کے پہلے پچاس صفحے دوبارہ غور سے پڑھو۔ اس میں خوابوں کی حقیقت بیان کردی ہے کہ خوابیں مختلف قسم کی آتی ہیں اور خوابیں تو بہت سارے برے لوگوں کو بھی آجاتی ہیں۔ بلکہ بدمعاش عورتوں کو بھی خوابیں سچی آجاتی ہیں۔ تو صرف خوابوں پہ انحصار نہ کرو لیکن اگر کوئی خواب آجاتی ہے اور وہ سچی بھی ہو جاتی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ اس پر انسان کو فخر نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے خواب آئی ہے اور وہ سچی ہو گئی ہے چار، چھ یا دس خوابیں ٹھیک ہے۔ جتنی خوابیں اگر سچی ہوتی ہیں تو شکر گزاری ہو۔ تب اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا ہوگا۔ خوابیں تو آجاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا خوابوں پہ انحصار نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ خواب کوئی اپنی کوشش سے تو نہیں دیکھ سکتا، خواب دکھانا تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ اللہ کا کام ہے۔ وہ خواب دکھائے اور وہ سچی ثابت ہوگئی تو یہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہو گیا۔ تمہاری اپنی نیکی یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھو۔ وہ اصل نیکی ہوتی ہے۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ مَیں نے میڈیسن کے لیے پچھلے سال اپلائی کیا تھا تو مجھے داخلہ نہیں ملا۔ میں کمپیوٹر سائنس پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ مجھے بتائیں۔ حضور نے فرمایا پڑھ سکتی ہو۔

۞......ایک واقفہ نو نے کہا کہ میری یونیورسٹی میں ایک پروفیسر ہے وہ ایک کتاب لکھ رہی ہے اس میں ایک آرٹیکل دینا ہے جماعت کے بارہ میں۔ تو حضور آپ سے تھوڑی سی راہنمائی لینی تھی۔ کیونکہ اس نے کہا تھا کہ آپ ایک سائنسدان کے نقطۂ نظر سے لکھو اس میں کوئی بھی جذبات شامل نہیں ہونے چاہئیں۔ میرے لئے تھوڑا سا مشکل تھا اس لئے مَیں آپ سے طریقہ کار پوچھنا چاہتی ہوں کہ مَیں اس کو کیسے کروں؟ حضور نے فرمایا ''جماعت کی تاریخ لکھنی ہے اس میں کونسا مسئلہ ہے۔ جماعت کا تعارف ہر جگہ موجود ہے۔ تم جماعت کا لکھو۔ تعارف یہ ہی ہے کہ جماعت کیوں بنی، اس لئے بنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی۔ چودھویں صدی میں مسیح موعود، مہدی موعود آئیں گے۔ حضرت عیسیٰ کی آمد کا انتظار عیسائی بھی کررہے ہیں، مسلمان بھی مسیح و مہدی کا انتظار کر رہے ہیں اور وہ ہم سمجھتے ہیں آگئے اور مان لیا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو۔ (جماعت) جب بنی تو اسکی سچائی کیا ہے؟ جو پیشگوئیاں پوری ہوئیں ان کو بیان کرو کچھ۔ پھر جو جماعت کی ایک سو بائیس، تئیس سالہ زندگی ہے اس میں جو ترقی ہو رہی ہے وہ کس طرح ہو رہی ہے اُسے بیان کرو۔ اس میں جماعت کی سچائی اور اس کا تعارف بھی آجائے گا۔ دونوں چیزیں اکٹھی ہو جائیں گی تبلیغ بھی ہو جائے گی۔ اور تمہارا مضمون بھی ہو جائے گا۔ اور کسی کو اثر ہو نہ ہو تمہاری ٹیچر کو اثر ہو جائے گا''۔

۞......ایک بچی نے سوال کیا کہ مَیں نے آبی ٹوُر (Abitur) کیا ہے اور آرکیٹیکٹ بننا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا ''پڑھو۔ لیکن پھر یہ ہے کہ کہیں جاب وغیرہ نہ کرنے لگ جانا۔ اسٹڈی کرلو، پھر جب اسٹڈی کرلو تو پوچھ لینا کہ آگے کیا کرنا ہے مَیں نے۔''

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ مَیں لینگویج اسٹڈی کرنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا ''اچھی بات ہے کرو''۔ واقفہ نو نے کہا البانین زبان میں کرسکتی ہوں۔ حضور نے فرمایا ''دلچسپی ہے تو کرلو''۔ واقفہ نو نے کہا وہ مجھے آتی ہے۔ حضور نے فرمایا ''پھر کیا چاہتی ہو''۔ اس نے جواب دیا انگلش اسٹڈی کرنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا جس میں دلچسپی ہے کرلو۔

۞......ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ چھ سال پہلے جو کلاس ہوئی تھی اس میں مَیں نے کہا تھا کہ مَیں نے پائلٹ بننا ہے تو آپ نے منع فرمایا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ مَیں کیا کروں۔ حضور نے فرمایا ''یا پائلٹ بننا ہے یا کچھ بھی نہیں بننا، یہ تو بچوں والی باتیں ہیں جذباتی، جہاز اڑتا دیکھ لیا تو پائلٹ بننا ہے۔ وہ لکھ رہی ہے ناں مضمون جذبات سے پاک ہو کر باتیں کرنی ہیں۔ جذبات ہر جگہ پاک کرنے پڑتے ہیں''۔

۞......ایک واقفہ نو نے اپنے مضامین ہسٹری اور بیالوجی کے بارہ میں بتایا۔ حضور نے فرمایا ''ہسٹری میں کرلو آرکیالوجی (Archaeology) میں کرلو''۔ واقفہ نَو نے نظم سنانے کی اجازت مانگی۔ وقت کی کمی کی وجہ سے حضور نے فرمایا سوال کریں۔

۞......ایک واقفہ نو نے کہا کہ مَیں سائنس میں دلچسپی رکھتی ہوں اور فارسی پڑھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا ''اچھی بات ہے ضرور پڑھو''۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگلے سال آبی ٹوُر ختم ہونے کے بعد میں اسلامک اسٹڈی یا عربک لینگویج پڑھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا ''آبی ٹوُر میں کیا مضمون ہیں''۔ اس نے جواب دیا ہسٹری اور انگلش ہیں۔ حضور نے فرمایا ''عربک لینگویج کرو''۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ مَیں نے اپنا آبی ٹوُر مکمل کیا ہے میں آن لائن جرنلزم پڑھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا ''کیوں یونیورسٹی نہیں جاسکتی۔ کرو جرنلزم اچھی بات ہے تاکہ اخباروں میں لکھ سکو''۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ مَیں میڈیکل کے دوسرے سال میں ہوں کیا ہم دوران تعلیم بھی خدمت پیش کرسکتے ہیں۔ افریقہ جاسکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ''اگر والدین محرم کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیں اور کوئی لڑکیوں کا چار پانچ سات دس کا گروپ جا رہا ہو لجنہ کے تحت تو پھر تو ٹھیک ہے''۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ہم نماز سورج کے حساب سے پڑھتے ہیں تو اگر سویڈن کے نارتھ میں جائیں تو وہاں تو چھ چھ ماہ سورج نہیں نکلتا وہاں کیا کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا ''وہاں چوبیس گھنٹے کو ڈیوائیڈ (Devide) کرلو۔ جہاں دھوپ ہے وہاں ٹھیک ہے لیکن جہاں سورج نہیں ہوتا وہاں یہ نہیں ہوسکتا کہ تم نے آج فجر کی نماز پڑھی ہے تو چھ مہینے کے بعد مغرب کی نماز پڑھو۔ پہلی بات یہ کہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اب اس کو چوبیس گھنٹوں میں ڈیوائیڈ کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ قیاس کر لینا تصور کر لینا خیال کرنا کہ یہ فجر کا وقت ہو گیا، یہ ظہر کا وقت ہو گیا، یہ عصر کا یہ مغرب کا یہ عشاء کا۔ نہ کوئی چھ مہینے روزے رکھ سکتا ہے۔ چھ مہینے کا لمبا روزہ بھی کوئی نہیں رکھ سکتا کہ بھوکا رہے۔ اس کو بھی اسی طرح دس بارہ سولہ گھنٹوں میں ڈیوائیڈ کر لینا ہوگا۔ سورج نکل رہا ہو یا سورج ڈوب رہا ہو اس وقت نماز نہ پڑھو۔ اصل شرط تو یہ ہے۔ لیکن جہاں مجبوری ہے قانون قدرت ہے اس طرح چلنا ہے۔ ایک نارمل جنرل اصول بنا دیا ہے نارمل حالات ہیں۔ اور جہاں خاص حالات ہیں اندھیرا یا رات رہنی ہے وہاں رات کو بھی تم نے پانچ نمازوں میں ڈیوائیڈ کرنا ہے۔ نہ صرف سورج کو بلکہ رات کو بھی''۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا اب جماعت کو کونسی زبانوں کی زیادہ ضرورت ہے جو ہم سیکھ سکیں۔ حضور نے فرمایا ''جماعت کو ہر زبان کی ضرورت ہے۔ آپ لوگوں کو یہاں دلچسپی کس چیز میں ہے۔ یورپ کی بہت ساری زبانیں ہیں۔ سیکھیں، سیکھ سکتی ہیں۔ جرمن فرنچ میں تو ہمارے پاس کافی لوگ ہیں، ایسٹرن یورپین زبانیں ہیں۔ سیکھ سکتی ہیں تو کئی

سیکھیں''۔

۞......ایک واقفہ نو نے پوچھا مَیں نے سنا ہے کہ اگر اللہ میاں کسی کو آزمائش میں نہ ڈالے تو وہ نیک نہیں ہوتا۔حضور نے فرمایا ''بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کسی کو آزمائش میں ڈالے بغیر ہی انعامات سے نوازتا چلا جائے۔لیکن اللہ تعالیٰ اگر آزمائش میں ڈالتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اسے دکھ اور تکلیف کے لیے ڈالتا ہے بلکہ نیکیوں میں اس کے معیار کو بڑھانے کے لئے۔جو نیک لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق والے لوگ ہیں وہ معیار میں بڑھتے ہیں۔اسی لئے انبیاء جو ہیں وہ سب سے زیادہ مشکل میں ڈالے جاتے ہیں۔تکالیف میں ڈالے جاتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیارا انسان تو اللہ تعالیٰ کو دنیا میں کوئی نہیں۔آپؐ کو ہی دیکھ لو کتنی مشکلات میں ڈالا گیا ہے۔شروع میں جب مکّہ میں رہے نماز پڑھ رہے ہیں کعبے میں تو اونٹ کی اوجھڑی آپؐ پر ڈال دیتے تھے ،آپؐ کی گردن کو کپڑے سے اس سختی سے لپیٹا کہ سانس رکنے لگ گیا۔شعب ابی طالب میں اڑھائی سال کے لئے قید کیا آپؐ کو اور صحابہ کو جہاں بھوک پیاس تھی۔پھر اور ظلم ہوتے رہے آپؐ پر بھی اور آپؐ کے صحابہ پر بھی۔مدینے جا کر بھی جو ظلم ہوسکتے تھے کئی جنگوں کی صورت میں۔لیکن یہ سب امتحان تھے۔اس میں سے جب اللہ تعالیٰ نے گزار دیا اور اسی طرح حضرت ایوبؑ کی مثال دی جاتی ہے جب صبر سے گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو انعامات سے نواز دیا۔اللہ تعالیٰ اپنے بندں کو امتحان میں ڈالتا ہے تا کہ دنیا کو بتائے کہ ان کا خاص تعلق میرے ساتھ ہے۔اور اسے ابتلا اور مشکل میں پڑنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو نہیں بھولتے نہ اس تعلق کو توڑتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ تو مالک ہے وہ بعض لوگوں کو ابتلا میں ڈالے بغیر ہی انعامات سے نوازتا چلا جاتا ہے۔اور کوئی مشکلات ان کو نہیں آتیں۔یہ کہنا کہ ابتلا نہ آئے تو انسان نیک نہیں ہوتا یہ غلط ہے ۔لیکن اگر ابتلا آئے اور اس میں استقلال نہ دکھاؤ اور ثابت قدم نہ رہو تو پھر وہ ابتلاء جو ہے وہ امتحان جو ہے وہ ابتلا بن جاتا ہے مصیبت بن جاتی ہے''۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں لینگویج سیکھنا چاہتی ہوں۔حضور نے فرمایا ''کونسی زبان کی طرف رجحان ہے''۔اس نے جواب دیا انگلش اور جرمن۔حضور نے فرمایا ''جرمن زبان میں کرو پھر لکھو گی اخباروں میں''۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری دس سالہ بہن کی خواہش ہے کہ وہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہو۔حضور نے فرمایا ''وقف نو تو پیدائش سے پہلے ہوتا ہے۔اب وہ پڑھ لکھ کے اگر کسی قابل بن جائے تو بڑے ہو کر وقف کردے۔'' ۞......ایک واقفہ نو نے پوچھا سب سے پہلے کہاں پردے کا حکم ہوا ہے۔ہمیں تو پتہ ہے کہ قرآن مجید میں ہوا ہے اس سے پہلے کہاں ہوا ہے؟

حضور نے فرمایا ''بات یہ ہے کہ پردے کا ہر ایک کے مذہب کے لحاظ سے حکم تھا اور ہے۔اصل چیز حیا ہے۔حضرت موسیٰ کا قصہ آتا ہے کہ دو عورتیں کھڑی تھیں پانی پلانے کے لئے۔ وہ مردوں میں نہیں جارہی تھیں کہ جب تک مرد پانی پلا کر پیچھے نہ ہٹ جائیں تب وہ اپنے جانوروں کو لے کر پانی پلانے کے لئے جائیں۔ وہاں ایک حیا ہی تھی جوان کو روک ڈال رہی تھی۔پھر جب حضرت موسیٰ کو بلانے آئی ان میں سے ایک بہن تو وہ حیا سے شرماتی ہوئی آئی۔تو ایک حیا تھی اس کے لئے جس کا اظہار ہورہا تھا کیونکہ وہاں مرد کوئی نہیں تھا۔پھر حضرت موسیٰ کو جب گھر میں رکھا تو گھر میں اس کے بوڑھے باپ نے ان کے ساتھ شادی کردی۔ایک یہ بھی اس کا مطلب ہے کیونکہ گھر میں اور بھی لڑکیاں ہیں۔گھر میں اور مرد نہیں رہ سکتا اسی لئے ایک سے شادی کردی کہ جو محرم رشتہ ہے وہ بن جائے۔ہر مذہب میں حیا کا تصور قائم ہے اور حیا کے تصور کے ساتھ ہی پردہ ہوتا ہے۔عیسائیوں میں دیکھ لو ننیں (Nuns) اپنے سروں کو ڈھانپ کے رکھتی ہیں۔لمبے اور ڈھیلے چوغے پہنتی ہیں۔ اس سے پہلے جو شرفاء تھے انگلستان میں بھی یورپ میں بھی ان کے لباس ڈھکے ہوئے ہوتے تھے۔ عورت کو حیا کا احساس ہونا چاہئے اور اسلامی پردہ حیا کا بہترین احساس پیدا کرتا ہے۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال پوچھا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھ سکتے۔حضور نے فرمایا کہ عورت پر باجماعت نماز فرض نہیں ہے۔واقفہ نو نے پوچھا کہ حج کرنے جب جاتے ہیں تو وہاں کیا کرتے ہیں؟ حضور نے فرمایا حج کرنے جاتے ہیں تو وہاں بہت سارے مسلمانوں کے ایسے فرقے ہیں جو امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔تو وہ اگر اپنی امامت علیحدہ کرواسکتے ہیں تو احمدی گروپ کی صورت میں جائیں اور جاتے ہیں اور اپنی نماز پانچ دس منٹ لیٹ کر کے اپنی امامت علیحدہ کروالیتے ہیں۔یا بہت مجبوری ہو تو اپنی نماز علیحدہ پڑھ لیتے ہیں۔وہاں یہ نہیں ہے کہ صفیں باندھ کر ایک لائن میں کھڑے ہوجائیں۔ٹکڑیوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ایسی جگہ جہاں ایسی صورت پیدا ہوتی ہے تو اپنی نماز پڑھتے رہیں اور بعض دفعہ اگر فتنے کا خطرہ ہو تو نیت یہ ہو کہ میں اپنی نماز علیحدہ پڑھ رہی ہوں اور اس کے بعد اس کی تکبیر سے پہلے یا بعد میں جو عمل ہے رکوع اور سجود کا اس کو آگے پیچھے کرلیں لیکن عموماً یہی ہے کہ احمدیوں کو گروپ کی صورت میں جانا چاہئے امامت علیحدہ کروانی چاہئے اور کرواتے ہیں مسئلہ یہ ہے کہ ہم کیوں نہیں پڑھتے یہ پتہ ہے تمہیں۔سوال یہ ہے کہ امام کعبہ ہو یا کوئی بھی امام ہو جس نے زمانہ کے امام کو نہیں مانا۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے رسول نے امام بنایا اس کو جو نہیں مان رہا اور اس کا انکار کررہا ہے اس کی تکذیب کر رہا ہے۔اس کو جھوٹا کہہ رہا ہے اسے کافر کہہ رہا ہے اس کو جو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے امام پر الزامات لگا رہا ہے اس کو ہم اپنا امام کس طرح بنالیں۔چاہے وہ امام کعبہ ہے یا کوئی بھی امام ہو۔اس لئے ہم نماز نہیں پڑھتے جب انہوں نے تکفیر کے فتوے لگائے ہیں تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا تھا کہ ان کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھنی۔اور اگر ان سے کہو کہ مَیں احمدی ہوں میرے پیچھے نماز پڑھ لو تو وہ کبھی بھی نہیں پڑھیں گے۔

آخر میں حضور اقدس نے فرمایا کافی دیر ہوگئی ہے تم لوگوں نے آدھا گھنٹہ زائد لے لیا ہے۔دو بج کر دس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل) **(باقی آئندہ)**

بقیہ: تقریر جلسہ سالانہ 2011 از صفحہ 9

ہے یا امداد ہے وہ مستقل حل نہیں ہے کیونکہ اگر سوچا جائے تو یہ رقم بھی اسی جیب سے نکلتی ہے جس کو پہلے ہی نقصان ہو چکا ہے۔اور آج مسلمان ممالک کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بھی دنیا کے معاشی نظام کی طرف چل پڑے ہیں، بجائے اس کے کہ اس سے راہنمائی لیتے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اُن کو راہنمائی دی ہے۔...لیکن اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی اس آواز کو بھی سننا ہوگا جو اس کے مسیح و مہدی کے ذریعہ ہم تک پہنچی کیونکہ اِس کے بغیر اس زمانے میں کوئی نجات نہیں۔ کوئی تحفظ نہیں، کوئی ضمانت نہیں۔''

''خدا تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ اس نُور کے دائرے کے اندر آجائیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی وجہ سے جو اس دنیا میں فساد برپا ہے اس سے بچ سکیں کیونکہ اب خدا کی پہچان کروانے، اس تک پہنچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے جو بندے کو خدا کا صحیح عابد بنائے گا، جو آنحضرت ﷺ کا صحیح اور حقیقی مطیع اور فرمانبردار بنائیگا۔ اللہ کرے کہ دنیا اس اہم بنیادی اصول اور نکتے کو پہچان لے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلیفۂ وقت کی نصیحتوں پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین) ☆☆☆

بقیہ: اظہارِ تشکر از صفحہ 10

حاصل ہوا۔اُس وقت خاکسار کے ہمراہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور آپ کے والد صاحب محترم جناب سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب بھی تھے۔اُس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ کے دست مبارک میں بیعت کی ہم تینوں کو توفیق بھی ملی۔ بیعت کے بعد خاکسار نے دیکھا کہ حضور پرنور کا چہرہ مبارک آنسوؤں سے تر تھا۔

ایک دن شام کو ایک دعوت کے موقعہ پر حضرت میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشان کے توسط سے خاکسار کو حضور انور کا رومال تبرکاً حاصل ہوا۔فالحمدللہ علی ذالک۔

بعدازاں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو نائب ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا۔یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان اور خلافت کی برکت ہے کہ اِس ناچیز کو کچھ خدمت کی توفیق ملی ورنہ خاکسار کے اندر کوئی قابلیت اور علمیت نہیں ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی ان حقیر کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور خاکسار کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو معاف فرماتے ہوئے ستاری فرمائے۔آمین۔اور آئیندہ بھی مقبول خدمات کی توفیق خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا رہے۔آمین۔

☆☆☆☆☆

رپورٹ: عیدملن دہلی

مورخہ 8 ستمبر کو احمدیہ مشن دہلی میں تقریب عیدملن منعقد کی گئی جس میں دہلی کے تغلق آباد علاقہ کے تمام اعلیٰ عہدیداران کو مدعو کیا گیا۔اس موقعہ پر اعلیٰ حکام کو جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔خاکسار نے مختصر رنگ میں جماعتی تعارف کرایا اور دنیا بھر میں ہونے والی جماعتی خدمات کا ذکر کیا۔آخر پر تمام مہمانوں کی تواضع کی گئی۔اس موقعہ پر جماعتی سلوگن والا ایک پمفلٹ تمام مدعووین کو پیش کیا گیا۔سبھی مہمانان کرام کو یہ پروگرام بہت پسند آیا۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ جماعت کے حق میں اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین۔

(داؤد احمد۔امیر جماعت دہلی)

کینانور: مورخہ 15.9.11 کو احمدیہ مسجد کے ڈاکٹر منصور ہال میں بروز جمعرات مکرم یو منصور احمد صاحب کینانور زونل امیر کی زیر صدارت تقریب عیدملن منعقد ہوئی۔مکرم بی عبدالسلام صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ بعدہ مکرم زونل امیر صاحب نے استقبالیہ تقریر کی۔مکرم مولانا ایم ناصر احمد صاحب مبلغ انچارج صوبہ کیرلہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔موصوف کی تقریر کے بعد ایک ڈاکیومنٹری جماعت احمدیہ کے متعلق دکھائی گئی۔ بعدازاں مہمانان کرام نے اپنے تاثرات بیان کئے۔آخر پر کھانے سے قبل سب مہمانوں کو جماعتی کتب پر مشتمل ایک کٹ دی گئی۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد یہ تقریب برخاست ہوئی۔اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (کے عبدالسلام، سرکل انچارج کینانور زون)

کلاس وقف نو

بنگلور: مورخہ 28 ستمبر 2011 کو احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں صبح ساڑھے دس بجے سے نماز ظہر تک وقفِ نو بچوں کی تربیتی کلاس منعقد کی گئی اس کلاس میں سولہ بچوں نے شرکت کی۔سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا خطبہ جمعہ وقفِ نو کے بارے میں بذریعہ سی ڈی سنایا گیا۔خاکسار نے عمر کے لحاظ سے نصاب کے مطابق بچوں سے سوالات کئے۔اس ضمن میں والدین کو بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔آخر پر صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ کلاس اختتام پذیر ہوئی۔ (محمد کلیم خان۔مبلغ انچارج بنگلور)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091)1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 60 Thursday 27 October 2011 Issue No.43

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $
: 45 Euro
:65 Canadian Dollar

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی شاندار ی کامیابی کا ذکر خیر

ناروے میں مسجد نصر، فرینکفورٹ، بیلجیئم، میں بھی مساجد کا افتتاح۔ ہالینڈ میں جماعتی تقاریب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ کے دوران ہر آن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21/اکتوبر 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا گزشتہ تقریباً ایک ماہ سے زائد عرصہ تک یورپ کے مختلف ممالک کے دورہ میں رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ کے دوران ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضل دیکھے۔ ہمیشہ کی طرح جہاں جماعتوں کے اندر ایمان اور اخلاص کے نمونے نظر آئے وہاں اللہ کے فضل سے غیروں میں جماعت کا اثر اور اسلام کو سمجھنے کی بات پہلے سے زیادہ نظر آئی۔ پس ہر قدم جماعت کا ترقی کی جانب اُٹھ رہا ہے۔ یہ بات حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر ایک گواہ ہے اور ہر ایک احمدی کو ایمان میں مزید مضبوط کرتی ہے۔ یہ صرف انسانی کوششوں کا سوال ہو تو ایک چھوٹی سی جماعت کی طرف کبھی کسی کی توجہ نہ ہو بلکہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کئے گئے خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہو رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جیسا کہ میں عموماً ہر سفر کے بعد سفر کے حالات بیان کرتا ہوں آج بھی بعض باتیں بیان کروں گا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے مختلف رنگ میں جو فضل نازل ہو رہے ہیں ان پر روشنی پڑتی ہے۔ جہاں اپنوں کو دورہ کے دوران ملنے کا فائدہ ہو رہا ہوتا ہے وہاں غیروں تک اسلام کی اصل تصویر پہنچ رہی ہوتی ہے۔ اکثر جگہ میں محسوس کرتا ہوں کہ لوگ میرے سے براہ راست احمدیت کے بارہ میں سننا چاہتے ہیں ان دوروں میں غیروں سے ملاقاتوں کے علاوہ اسلام کے بارہ میں شکوک وشبہات دور کرنے کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ جماعت تبلیغ اور تعلقات کی وسعت میں خاص کوششیں کر رہی ہے اور اس کے نتیجے میں اسلام کا پیغام جرمن قوم میں پہنچ رہا ہے۔ جرمن میں ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا فرینک فورٹ میں دو اسلامک اسٹڈیز کے پروفیسر ملنے تشریف لائے۔ ان سے اسلامی تاریخ کے بارہ میں باتیں ہوئیں۔ ان سے میں نے کہا کہ صرف مغربی مورخین کی کتب نہ پڑھیں بلکہ اصل ماخذ یعنی عربی کی کتب پڑھیں اسی طرح انہیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی کتاب سیرت خاتم النبیّین پڑھنے کے لئے دی گئی۔ فرینک فورٹ کے آس پاس دو مساجد کا سنگ بنیاد رکھنے کا موقعہ ملا۔ وہاں شہر کے ڈپٹی میئر آئے ہوئے تھے جو کہنے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ غیر مسلم کے لئے قرآن مجید کا دیکھنا اور پڑھنا منع ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ یہ آپ نے بالکل غلط سنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام زمانہ کے لئے آئے تھے حضور نے ضمناً ذکر فرمایا کہ گزشتہ دنوں دہلی میں ایک خوبصورت نمائش رکھی گئی تھی مگر نام نہاد علماء نے اتنا مخالفانہ شور ڈالا کہ نمائش بند کرنی پڑی۔ وہاں کے بڑے بڑے اخباروں نے بڑی تعریف کی اور لکھا کہ قرآن مجید کی خوبصورت تعلیم کا ہمیں اس نمائش سے علم ہوا۔ حضور انور نے جرمنی دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دوران خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات ہوئے اور اس میں شمولیت ہوئی اللہ کے فضل سے میرے وہاں جانے کے فیصلہ میں اللہ نے بڑی برکت ڈالی۔ پہلی بار جرمنی میں اطفال سے مخاطب ہونے کا موقعہ ملا اور میں نے ان کو نصائح کیں۔ وہیں مجھے خط آنے لگے کہ ہم ان نصائح پر ضرور عمل کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اصل چیز تقویٰ ہے جس پر ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو گامزن ہونا چاہیئے۔ اس پر چلنے سے جماعت کی تربیت ہوگی۔ خدام الاحمدیہ نے بھی میری بات سن کر لبیک کہا۔ اللہ ان کو عمل کرنے کی توفیق دے۔

حضور انور نے ناروے میں مسجد نصر کے افتتاح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ماشاء اللہ بہت بڑی مسجد ہے مسجد بیت الفتوح کے بعد یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ یہاں کی جماعت تو بہت چھوٹی ہے مگر اس مسجد کو دیکھ کر لگتا ہے کہ بڑی جماعت یا امراء کی جماعت ہے۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں مسجد کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے وقت میں زمین خریدی گئی تھی۔ ان کو توجہ دلائی گئی۔ پھر 2005 میں جب میں وہاں گیا تو میں نے خطبہ جمعہ میں اُن کو توجہ دلائی تھی کہ اپنی نئی نسلوں کے سامنے نیک نمونے قائم کریں۔ اللہ کے فضل سے یہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کی خوبصورتی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی باتیں سن کر اُسے پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ناروے جماعت نے جب ارادہ کیا تو انہوں نے قربانیوں کی مثالیں بھی قائم کیں۔ اور تقریباً 12 ملین پاؤنڈ کی رقم سے یہ مسجد تعمیر کرائی۔ یہ صرف وقتی جوش نہ تھا پانچ یا چھ سال کی مسلسل قربانی کے نتیجہ میں آٹھ نو سو افراد کی جماعت نے یہ مسجد بنائی۔ مسجد برلب سڑک ہے روزانہ 80-90 ہزار گاڑیاں وہاں سے گزرتی ہیں جو اس مسجد کو دیکھتی ہیں۔ اب اللہ کے فضل سے ناروے کی جماعت میں مسجد بنانے کی عادت پڑ گئی ہے۔ یہ سب چند افراد کا کام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کئے ہوئے وعدوں کا پورا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضرت مسیح موعودؑ کو فرمایا تھا۔ یَـنْـصُـرُکَ رِجَـالٌ نُـوْحِی اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ مسجد کی تعمیر الہام کی عملی تصویر ہے۔ ناروے بھی یورپ کے ان ممالک میں سے ہے جہاں عموماً تربیت کی طرف خصوصی ضرورت ہے۔ مرد وعورت کو سمجھانے سے ان کی نظروں میں شرم وحیا کا نظارہ نظر آیا۔ خصوصاً واقفین نو اور واقفات نو نے اپنے معاشرے میں نیک نمونے قائم کرنے کا عزم کیا۔ حضور انور نے ناروے کی حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مسجد کی حفاظت اور سیکورٹی کا انتظام کیا تھا۔ اسی طرح وہاں پارلیمنٹ کے ممبران سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ اسی طرح مختلف اخبارات اور ریڈیو اسٹیشن نیز ٹی وی چینلز کے نمائندوں نے انٹرویو لئے اخبارات نے بڑے اچھے رنگ میں سارے ملک میں جماعت کا تعارف مسجد کا تعارف نیز اسلام کی پرامن تعلیم کو پیش کیا۔ ناروے کی مسجد کی افتتاحی تقریب میں ملک کے اعلیٰ طبقہ کے لوگ بھی شریک ہوئے۔ جب انہیں انسانی خدمات کے حوالے سے جماعت کی خدمات کے متعلق بتایا گیا تو وہ بہت حیران ہوئے۔ اور بعضوں نے تو یہاں تک کہا کہ انسانی خدمات کے حوالے سے کوئی اسلامی تنظیم کام کرسکتی ہے اس پر ہمیں بہت حیرانی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس دورہ کے دوران بیلجئم میں بھی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ بیلجئم کی حکومت کے نمائندگان نے اسے بڑا سراہا۔ اور اللہ کے فضل سے ان سفروں کی وجہ سے جماعت کا تعارف اور اسلام کی فضیلت پہنچانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ان معمولی کوششوں میں برکت ڈالی۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا فضل نازل فرماتا رہے۔ آمین ☆☆☆

☆☆☆☆

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)